عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۳

صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم النبیین

حق چار یار رض
منظوم خراج عقیدت

دلچسپ
علمی لطائف

قادیانی
چیف سیکرٹری کی تقرری کے بعد

سندھ کے حالات

مزید بگڑ گئے

مرکزی وزارت قانون
میں قادیانی
ریشہ دوانیاں

نظر کی
حفاظت
کیجئے

مرزا قادیانی
اپنے عقائد اور دعووں
کی روشنی میں

قادیانی مرزائے میں
خدا کی قدرت کا
عجیب واقعہ

سندھ میں
مرزا طاہر سمیت متعدد
قادیانیوں کیخلاف
مقدمات

خوشی

بزم ختم نبوت

قادیانی مرزاڑے میں

خدا کی قدرت کا عجیب واقعہ

قادیانیو! عبرت حاصل کرو۔

از: دین محمد فریدی ـ بھکر

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو اپنے بندہ کو بچانے کے لئے دریا پار سے بچھو بھیجے اور سانپ کو ڈسوائے وہ اگر چاہے تو ابابیل بھیج کر ہاتھیوں کا لشکر تباہ کروادے جس کو ایمان کی دولت دے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے کہلوا دے کہ چالیس اشرفیاں میری بغل میں سلی ہوئی ہیں ڈاکو یہ سن کر تائب ہو جائیں۔ مگر قادیانیت میں بہت کم ایسے ہیں جنہیں اب ایمان نصیب ہو کیونکہ اب جو قادیانی ہیں وہ بے انتہا ڈھیٹ ہیں انہی حالات و واقعات سے اتمام حجت ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا اور مرزا طاہر بھی سب سے بڑا فراڈی ہے مگر عیاشی اور دولت کے پیچھے قادیانیت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ بھکر میں قادیانیوں کی جو اخلاقی حالت ہے وہ ہر کس و ناکس کی زبان پر ہے نگران کا سری محمد یونس جو ہے وہ اس حمام میں ننگا اور بدترین سینما بینہ ہے۔ مرزاڑے میں ان کی عبادت کی قیادت کرتا ہے یہ عقل کے اندھے اس کے پیچھے رواں دواں ہیں۔ اور کبھی دھوکے سے کوئی مسلمان وہاں پھنس جاتا ہے تو خدا اس کا ایمان بچا لیتا ہے اس طرح کا ایک واقعہ ایک مسلمان کے ساتھ پیش آیا جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ ہمارے دوست محمد اقبال فریدی کلاتھ مرچنٹ مسلم بازار بھکر اپنے ایک واقف کا کے ہاں گئے جو چوک نچ پور کے قریب ایک زمیندار ہے وہاں اس کی ملاقات محبوب استاد سے ہوئی انہوں نے بھکر ہونے کے ناطے سے بھکر میں اپنے ساتھ گزرا ہوا واقعہ سنایا کہ میں بھکر فوجداری محلہ ایک کام سے گیا تو جمعہ کا دن تھا نماز کا وقت قریب تھا گلی میں ایک دروازہ پر مجھے شک ہوا کہ یہ مسجد کا گیٹ ہے اندر جھانکا تو نماز کے لئے صف کھڑی تھی میں نے جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے لئے وضو کے واسطے لوٹا اٹھانا چاہا تو دیکھا کہ لوٹا کانپ رہا ہے میرے دل میں کچھ گھبراہٹ ہوئی پھر میں وضو کے لئے ٹونٹیوں کی طرف گیا تو وہاں بھی یہ ہی حالت دیکھی میں حیرت اور دہشت کی حالت میں اس عمارت سے باہر نکل آیا لوٹے اور ٹونٹیوں کی کپکپی سے میرے اپنے اوپر ایک عجیب طرح کی حالت طاری تھی میں نے قریب کے مکان پر رابطہ قائم کر کے پوچھا کہ یہ مسجد کن عقائد کے لوگوں کی تحویل میں ہے تو پتہ چلا کہ یہ مرزائیوں کا مرزاڑہ ہے یہ سن کر میں خدا کی اس غیبی امداد پر بہت شکر گزار ہوا کہ جس نے مجھے لاعلمی میں زندیقوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے بچا لیا مجھ گنہگار پر بھی خدا کا یہ کرم ہے تو وہ قادر مطلق اپنے وفادار بندوں پر کس قدر مہربان ہوگا۔

وما قتلوہ وما صلبوہ کی مختصر تشریح

محمد قاسم صدیقی جامعہ امدادیہ فیصل آباد

اس مقام پر حق جل شانہٗ نے دو لفظ استعمال فرمائے ایک مَا قَتَلُوْہُ جس میں قتل کی نفی ہے۔

دوسرا وَمَا صَلَبُوْہُ جس میں صلیب پر چڑھائے جانے کی نفی فرمائی۔ اس لئے اگر فقط وَمَا قَتَلُوْہُ فرماتے تو یہ احتمال رہ جاتا کہ ممکن ہے قتل نہ کئے گئے ہوں لیکن صلیب پر چڑھائے گئے ہوں۔ اور علیٰ ہٰذا اگر فقط وَمَا صَلَبُوْہُ فرماتے تو یہ احتمال رہ جاتا کہ ممکن ہے صلیب تو نہ دیئے گئے ہوں لیکن قتل کر دیئے گئے ہوں۔ علاوہ ازیں بعض مرتبہ یہود ایسا بھی کرتے تھے کہ اوّل قتل کرتے اور پھر صلیب پر چڑھاتے اس لئے حق تعالیٰ شانہٗ نے قتل اور صلیب کو علیحدہ علیحدہ ذکر فرمایا اور پھر ایک حرف نفی پر اکتفا نہ فرمایا یعنی وَمَا قَتَلُوْہُ وَصَلَبُوْہُ نہیں فرمایا ہے بلکہ حرف نفی یعنی کلمہ ما کو قتلوا اور صلبوہ کے ساتھ علیحدہ علیحدہ ذکر فرمایا اور ما قتلوہ اور پھر ما صلبوہ فرمایا تاکہ ہر ایک کی نفی اور ہر ایک کا جدا گانہ مستقلاً رد ہو جائے اور خوب واضح ہو جائے کہ ہلاکت کی کوئی صورت ہی پیش نہیں آئی نہ مقتول ہوئے اور نہ مصلوب ہوئے اور نہ قتل کر کے صلیب پر لٹکائے گئے دشمنوں نے ایڑی چوٹی کا سارا زور ختم کر دیا مگر سب بیکار گیا قادر توانا جس کو بچانا چاہے اسے کون ہلاک کر سکتا ہے۔

مرزائی جماعت کا یہ خیال ہے کہ اس آیت میں مطلق قتل اور صلیب کی نفی مراد نہیں بلکہ ذلت اور لعنت کی موت کی نفی مراد ہے۔

جواب یہ ہے کہ یہ محض وسوسہ شیطانی ہے جس پر کوئی دلیل نہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ یہود کے خیال کی تردید ہے تو بھی آیت میں یہود کا پورا رد ہے اس لئے یہود کا گمان یہ تھا عیسیٰ علیہ السلام العیاذ باللہ جھوٹے نبی ہیں اور جھوٹا نبی ضرور قتل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ وہ قتل بھی نہیں کئے گئے اور نہ صلیب پر چڑھائے گئے اس لئے وہ خدا کے سچے نبی تھے علاوہ ازیں اگر یہود کے اس عزم کی رعایت کی جائے تو وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور يَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ کے یہ معنی ہونے چاہئیں کہ معاذ اللہ وہ انبیاء ذلت اور لعنت کی موت مرے۔

ہر ہفتہ انتظار میں رہتا ہوں

محمد عبداللہ انور جنرل سیکرٹری
حرکت المجاہدین میلسی

بندہ کو رسالہ "ختم نبوت" ایک دوست کی وساطت سے مل رہا ہے۔ ہر ہفتہ رسالہ کے انتظار میں رہتا ہوں۔ یہ رسالہ قادیانیت کے پیٹ میں ایسے لگتا ہے۔ جیسے کسی چیز میں لوہے کا کیل ٹھونک دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے جملہ تمام عملہ کو اجر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

مضمون سے معلومات میں اضافہ ہوا

محمد رشید شوبال بجنف۔ خان بالاکوٹ

ختم نبوت میں آپ کا مضمون بنام وسلام دشمنی

باقی صفحہ ۲۷ پر

ہفت روزہ انٹرنیشنل
ختم نبوت
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
KHATME NUBUWWAT

اشاعت ۱۱ تا ۱۷ ذیقعدہ ۱۴۰۹ھ
مطابق ۱۰ تا ۱۶ جون ۱۹۸۹ء
جلد نمبر (8) شمارہ نمبر (3)

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن ۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی ۔ مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

اِس شمارے میں

نمبر شمار ـــــ نام مضمون ـــــ صفحہ نمبر

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱	قادیانی چیف سیکرٹری کے بعد سندھ کے حالات مزید بگڑ گئے (اداریہ)	۵
۲	سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	۶
۳	اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۸
۴	اپنی نظر کی حفاظت کیجئے	۱۰
۵	حق چار یار۔ شعراء کرام کا منظوم خراج عقیدت	۱۱
۶	اہل مغرب کی انسانیت سے نفرت کتوں سے محبت	۱۵
۷	مرزا قادیانی اپنے عقائد اور دعووں کے آئینے میں	۱۹

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ـــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ـــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ـــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ـــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود اور یوسف صاحب ـــــ برما
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

برما ـــــ محمود یوسف

نارتھ امریکہ

- ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد
- وینی پیگ ـــــ میاں نعیم
- مونٹریال ـــــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ـــــ کرامت اللہ
- شکاگو ـــــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ـــــ مزمل ستید
- وینکوور ـــــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید

بیرون ملک نمائندے

- قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف نوری
- دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ـــــ قاری وصف الرحمٰن
- سنگاپور ـــــ سید منیر حسن بخاری
- بارباڈوس ـــــ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ـــــ لے رکیو انصاری
- برطانیہ ـــــ محمد اقبال
- اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ـــــ محمد ادریس
- ناروے ـــــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی
- ماریشش ـــــ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل نائیدا
- ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ـــــ مشتاق الرحمٰن

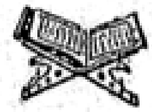

القرآن

یاایھا الذین امنو - تا - عدو مبین (البقرہ)

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ۔ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔ (القرآن الکریم)

الحدیث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو شخص چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ حدیث

۲- جو شخص ایماندار آدمی کی دنیوی بے چینی دور کرے گا۔ خدا قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کرے گا۔ حدیث

اُم الخبائث

کہتے ہیں ایک شخص نے شیطان کو دیکھا وہ آدمی کی شکل میں تلوار سونتے کھڑا ہے۔ اور ایک شخص سے کہہ رہا ہے کہ اگر جان کی خیر چاہتا ہے۔ تو تین باتوں میں سے ایک کر ورنہ تلوار سے دو ٹکڑے کر دوں گا۔ اس نے پوچھا تین باتیں کیا ہیں۔ جواب دیا (۱) اپنے باپ کو قتل کر دے (۲) اپنی حقیقی بہن سے شادی کر لے (۳) یا شراب پی لے۔ آدمی نے شراب کو آسان مصیبت سمجھتے ہوئے پیا جس کے نتیجہ میں غصہ سے اپنے باپ کو بھی قتل کر دیا۔ بہن سے بھی منہ کالا کیا۔ اسی وجہ سے شراب کو ام الخبائث کہتے ہیں۔

شراب کے متعلق اسلام کی تعلیم آج بھی اسی طرح درست ہے اور معقول ہے۔ جیسا کہ چودہ سو سال پہلے تھی۔ آج کی جدید دنیا شراب کی خرابیوں سے اس قدر تنگ آچکی ہے۔ کہ بیان کرنے کے لئے الفاظ ناکافی ہیں۔ حالانکہ اب بھی بہت سے لوگ اس حقیقت کو خوبی سمجھتے ہیں۔ لیکن مسوی ذہن شراب نوشی کے باعث اخلاقی ذلت و پستی کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ اس لئے اصلاح کی آواز صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے۔

ن کے دل میں خدا اور حضور رہتے ہیں — ابلیس کے اثر سے وہ دور رہتے ہیں
اللہ نے عطا کی مجھے دنیا میں ہی جنت — کہ میرے دل میں پیارے حضور رہتے ہیں

(م - ب)

قادیانی چیف سیکرٹری کی تقرری کے بعد سندھ کے حالات مزید بگڑ گئے۔

جب سے یہ خبر آئی کہ ایک قادیانی کو صوبہ سندھ کا چیف سیکرٹری مقرر کیا جا رہا ہے۔ اسی وقت یہ مطالبہ عام ہو گیا۔ کہ اسے اس پوسٹ پر متعین نہ کیا جائے۔ لیکن عوامی مطالبے کو نظرانداز کرتے ہوئے حکومت حکومت نے اسے یہ منصب سونپ دیا۔

پھر یہ مطالبہ کیا گیا کہ اسے اس عہدے سے ہٹایا جائے۔ حکومت نے عوام کا غیض و غضب دیکھتے ہوئے یہ خبر شائع کرا دی کہ کنور ادریس کو چیف سیکرٹری کے عہدے سے ہٹایا جا رہا ہے۔ اور کسی سندھی مسلمان افسر کو اس کی جگہ لایا جا رہا ہے۔ لیکن یہ خبر محض عوام کو دھوکہ دینے کے لئے شائع کرائی گئی تھی۔ شنید یہ ہے کہ وزیراعلیٰ قائم علی شاہ کی اسے آشیرباد حاصل ہے۔ اور اس کا تقرر بھی انہیں کی سفارش پر عمل میں لایا گیا ہے۔

ہم نے پہلے بھی لکھا اور اب بھی واشگاف الفاظ میں یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ کنور ادریس نہ تو محب وطن ہے۔ نہ اسلام کا خیرخواہ اور نہ مسلمانوں کا دوست، بلکہ حکومت کا بھی دوست نہیں۔

اس نے اپنے قادیانی پیشوا کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس کی فرمانبرداری و اطاعت کا حلف اٹھایا ہے۔ وہ مرزا قادیانی ملعون و دجال کو نبی، مسیح موعود، مہدی اور نہ جانے کیا کچھ مانتا ہے۔ جو مرزا قادیانی نے لکھ دیا۔ یا اس نے جو دعوے کیے۔ وہ شخص مرزا طاہر کے باپ مرزا محمود کو "مصلح موعود" اور "خلیفہ برحق" تسلیم کرتا ہے۔ جس بدبخت نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ اول تو پاکستان بنے گا نہیں۔ اگر بن گیا تو ہم دوبارہ کوشش کریں گے کہ اکھنڈ بھارت بن جائے۔ یہ بات بھی اس ملعون نے بیان کی کہ گاندھی جی آئے۔ اور میرے ساتھ پلنگ پر لیٹ گئے۔ اس کی تعبیر بھی دوبارہ اکھنڈ بھارت بننے کی دی۔

ہم نے کنور ادریس کی تقرری پر جن خدشات کا اظہار کیا تھا۔ وہ حالات و واقعات نے درست ثابت کر دیئے۔ پہلے اگر کراچی حیدرآباد میں بدامنی تھی۔ کنور ادریس کے آنے کے بعد اس نے پورے سندھ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ نواب شاہ، لاڑکانہ، میرپور خاص، پڈعیدن اور سکھر میں جو واقعات ہوئے۔ وہ حکمرانوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہیں۔ پڈعیدن میں عید کے روز مشہور عالم دین، ممتاز سیاسی راہنما تحریک ختم نبوت کے مجاہد ایک ہفتہ وار رسالہ کے ایڈیٹر مولانا تاج الدین بسمل کی شہادت کا واقعہ کنور ادریس ہی کے دور کا ہے۔ بلکہ اگر ہم یہ کہیں کہ اس کا ذمہ دار کنور ادریس ہے تو شاید غلط نہ ہوگا۔ اس میں بھی کسی شک و شبہے کی گنجائش نہیں ہے کہ اندرون سندھ جن علاقوں میں فسادات ہوئے۔ وہاں پنجابی قادیانی اور سندھی قادیانی کثیر تعداد میں آباد ہیں۔

ہم حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو نظرانداز نہ کرے۔ اور سندھ کے قادیانی چیف سیکرٹری کو فوراً اس کے عہدے سے الگ کر کے کسی پکے مسلمان اور محب وطن کو مقرر کرے۔ ورنہ اگر یہی ٹال مٹول کی پالیسی کارفرما رہی۔ تو پھر اس اہم مسئلہ پر تحریک بھی سندھ ہی سے اٹھے گی۔ جو کرسی اقتدار کو بہا کر لے جائے گی۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کا التواء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۸ جون بروز اتوار ویمبلے کانفرنس سنٹر میں عالمی ختم نبوت کانفرنس ہونا قرار پائی تھی۔ اب وہ کانفرنس بعض حالات کی بنا پر ملتوی کر دی گئی ہے۔ آئندہ یہ کانفرنس یکم اکتوبر کو ہوگی تفصیلی پروگرام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما۔ (احزاب)

ترجمہ۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک سب کے لئے آنکھوں کے نور دل کے سرور اور نسل انسانی کے نجات دہندہ ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی اساس اور اسلام کی جان ہے اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے آپ دست قدرت کا آخری اور اعلیٰ ترین شاہکار ہیں خدا کی ساری مخلوق میں آپ کا کوئی شریک و ثانی نہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولین کے بھی سردار ہیں آخرین کے بھی سردار ہیں۔ یہاں کے بھی سردار ہیں وہاں کے بھی سردار ہیں پوری کائنات کے ہر اعتبار سے سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ آپ اللہ کے حبیب ہیں آپ اللہ کے محبوب ہیں۔

صحابہ کرام امت محمدیہ کے تمام علمائے کرام۔ محدثین مفسرین۔ فقہاء۔ صوفیین متکلمین۔ صوفیاء و باشعور الذہن تمام طبقات کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ پر وحی اور نبوت ختم ہو چکی ہے آپ کی آمد نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے آپ نے تشریف لا کر نبوت کو مکمل کر دیا۔ آپ کے بعد کسی کیلئے نبوت کی مہر رسالت نہیں توڑی جائے گی اور آپ کے بعد نیا کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا آیت خاتم النبیین اس مفہوم میں نص قطعی ہے اس آیت میں کسی قسم کی تاویل کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کی گنجائش [illegible] الحاد و زندقہ اور صریح کفر ہے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے بعد [illegible] نبوت کو جاری

ماننا ہے اور کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرتا ہے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت (تشریعی یا غیر تشریعی حقیقی مجازی ظلی بروزی وغیرہ) کا دعویٰ کرتا ہے وہ دجال اور کذاب ہے۔ خاتم النبیین ماننے کا مطلب یہ ہے آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا جو آپ کے بعد قیامت تک نبی ہونے کا دعویٰ کرے خواہ وہ کسی خطے کا انسان ہو کافر ہے مرتد ہے واجب القتل ہے جو اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی جاننا ضروریات دین میں سے ہے امت محمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ

از: محمد اقبال ——— حیدرآباد

وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہی ہے کہ آپ کے بعد یہ مقام اور منصب کسی کو عطا نہیں ہو گا۔

ملت اسلامیہ ایک ناقابل تقسیم وحدت ہے اور اس کے اتحاد کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے اور پھر ملت کے اس اتحاد کی بقا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت سے وابستہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام اور خلافت راشدہ کے ابتدائی دور میں مسیلمہ کذاب، سجاح اور اسود عنسی وغیرہ نے اپنی اپنی نبوتوں کا ڈھونگ رچا کر وحدت امت کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک اور ناکام کوششیں کیں صحابہ کرام نے حضرت صدیق اکبرؓ کی قیادت میں بزور شمشیر ان فتنوں کو موت کی نیند سلا کر فرقی و انتشار سے بچا لیا ان مدعیان نبوت سے جہاد کرنا اس بات کی محکم دلیل ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جدید نبوت کو امت کے لئے سب سے بڑا فتنہ اور وحدت امت کے لئے سب سے بڑا خطرہ سمجھتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا بنو حنیفہ کے لوگ اس کے پیرو بن گئے مسیلمہ کذاب نہ قرآن کا منکر تھا نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا قائل تھا مورخ طبری فرماتے ہیں وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اذان و اقامت میں اشہد ان محمد رسول اللہ کا اعلان کراتا اور خود بھی اس کی شہادت دیتا تھا مورخ طبری فرماتے ہیں وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اذان دیتا تھا اور اذان میں گواہی دیتا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اس کا موذن عبداللہ بن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر بن عمیر تھا جب حجیر کلمہ شہادت پر پہنچتا تو کہتا حجیر نے صاف بات کہی ہے (تاریخ طبری ج 3 ص 244)

جمہور صحابہ مہاجرین و انصار نے بالاتفاق مسیلمہ کذاب اور اس کی جماعت کے لوگوں کو مرتد قرار دیا اور ان کے ساتھ جہاد کیا جس میں بارہ سو صحابہ و تابعین نے جام شہادت نوش کیا (طبری ج 3 ص 296) صحابہ کرام نے اس بات کی تحقیق کئے بغیر کہ مسیلمہ نے کس قسم کی نبوت کا دعویٰ کیا ہے تشریعی کا یا غیر تشریعی کا ظلی کا یا بروزی کا اس کے اور اس کی جماعت کے مرتد ہونے کا فیصلہ کر کے ان سے کفار کا سا معاملہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جمہور صحابہ کرامؓ (ایک لاکھ صحابہ) کا متفق علیہ فیصلہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی رنگ میں نبوت کا دعویٰ کفر ہے۔

اس مبارک دور کے بعد بھی جب کبھی کسی مدعی نبوت نے سر اٹھایا تو خلفاء اور سلاطین اسلام نے اسے کچل دیا یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ساری امت اس امر پر متفق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ نے اپنے زمانے کے جید اور بلند پایہ علماء کی ایک جماعت کو ایک جامع فتاویٰ جمع کرنے پر مامور فرمایا۔ علماء کی اس جماعت نے پوری محنت

کاوش سے ایک جامع فتاوٰی مرتب کیا جسے فتاوٰی عالمگیری یا فتاوٰی ہندیہ سے موسوم کیا جاتا ہے یہ فتاوٰی اکثر وقت سے اب تک تمام ممالک وبلاد میں مقبول ومتداول چلا آرہا ہے فتاوٰی عالمگیری کے مصنفین میں سے جن علمائے کرام کے اسمائے گرامی معلوم ہوسکے ہیں وہ بیس ہیں چند کے نام یہ ہیں۔

قاضی محمد حسین جونپوری، شیخ نظام الدین برہانپوری شیخ علی اکبر حسینی، شیخ عبدالرحیم بن وجیہ الدین دہلوی، شیخ حامد جونپوری، مفتی محمد اکرم لاہوری، شیخ رضی الدین بھاگلپوری شیخ ابوالبرکات دہلوی، مولانا ابوالخیر سندھی قاضی عصمت اللہ لکھنوی۔ قاضی محمد دولت پوری، سید عبدالفتاح بن ہاشم مولانا نظام الدین سندھی۔

ان حضرات کا فتوٰی ان کے اپنے ترتیب فتاوٰی عالمگیری ۲۰ ملاحظہ فرماویں۔

جب کوئی شخص یہ نہ جانے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں اور اگر کوئی یہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور اس کی مراد یہ ہو کہ پیغام پہنچاتا ہوں تو بھی کافر ہو جائیگا

علامہ علی قاری شرح فقہ اکبر ص۲۰۲ فرماتے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوٰی کرنا کفر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر دعوٰی نبوت بغاوت وگمراہی ہے اور آپؐ ہی تمام جن وانس کی طرف اللہ کے رسول ہیں (عقیدۃ الطحاوی ص۱۵)

* * *

حضرت سلمہؓ بن اکوع

عارف محمود سوہدرہ

غابہ مدینہ طیبہ سے چار پانچ میل پر ایک آبادی تھی وہاں حضورؐ کے کچھ اونٹ چرا کرتے تھے۔ کافروں کے ایک گروہ کے ساتھ عبدالرحمٰن فزاری نے ان کو لوٹ لیا جو صاحب اونٹ چراتے تھے ان کو قتل کر دیا۔

اور اونٹوں کو لے کر چل دیئے، یہ لٹیرے لوگ گھوڑوں پر سوار تھے، اور ہتھیار لگائے ہوئے تھے۔ اتفاقاً حضرت سلمہ بن اکوعؓ صبح کے وقت پیدل تیر کمان لئے ہوئے غابہ کی طرف چلے جا رہے تھے کہ اچانک ان لٹیروں پر نظر پڑی بچے تھے، دوڑتے بہت تھے کہتے ہیں کہ ان کی دوڑ ضرب المثل اور مشہور تھی۔ یہ اپنی دوڑ میں گھوڑے کو پکڑ لیتے تھے مگر گھوڑے ان کو نہ پکڑ سکتے تھے اس کے ساتھ ہی تیر اندازی میں بھی مشہور تھے حضرت سلمہ بن اکوعؓ کی ان پر نظر پڑی انہوں نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے لوٹ کا اعلان کیا، اور خود تیر کمان لے کر ان کے پیچھے دوڑے، حتیٰ کہ ان تک پہنچ گئے، اور اس پھرتی سے تیر برسائے کہ وہ کافر ایک بڑی جماعت سمجھ کر آگے کو بھاگے اور چونکہ خود پیدل تھے، اور تنہا تھے۔ اس لئے جب کوئی گھوڑا لوٹا کر پیچھا کرتا، تو وہ درختوں کی اوٹ میں ہو جاتے۔ اور آڑ میں سے اس پر اور اس کے گھوڑے پر تیر برساتے، اور وہ اس خیال سے چلا جاتا کہ اگر گھوڑا گر گیا تو پکڑا جاؤں گا۔ حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ: غرض وہ بھاگتے رہے، اور میں پیچھا کرتا رہا، حتیٰ کہ انہوں نے جتنے اونٹ لوٹے تھے وہ میرے پیچھے رہ گئے۔ اور اس کے علاوہ تیس برچھے اور تیس چادریں، وہ اپنی چھوڑ گئے۔

اتنے میں عیینہ بن حصن کی ایک جماعت ان کی مدد کے لئے پہنچ گئی۔ اور ان لٹیروں کو قوت حاصل ہو گئی۔ اور ان کو معلوم ہو گیا کہ میں اکیلا ہوں ان کے کئی آدمیوں نے مل کر میرا پیچھا کیا میں بھاگا، اور ایک پہاڑ پر چڑھ گیا اور ان سے کہا۔

ٹھہرو! پہلے میری ایک بات سنو۔ تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ بتاؤ کون ہے آپؓ نے فرمایا کہ میں ابن الاکوع ہوں اس ذات پاک کی قسم جس نے حضورؐ کو عزت دی، تم میں سے کوئی مجھے نہیں پکڑ سکتا مگر میں اسے بھاگ کر پکڑ لیتا ہوں سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں اسی طرح ان سے بات چیت کرتا رہا تاکہ میرے لئے بھی مدینہ طیبہ سے کوئی مدد آ پہنچے۔ حضرت سہ پہر ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ مدینہ کی طرف سے ایک جماعت خرم اسدیؓ کی گھوڑوں پر نظر آئی۔

حضرت خرم اسدیؓ نے آکر حضرت سلمہؓ کا ساتھ دیا اور آ کر عبدالرحمٰن فزاری پر حملہ کر دیا، وہ ادھر متوجہ ہوئے۔ انہوں نے عبدالرحمٰن فزاری کے گھوڑے پر حملہ کر دیا، اور گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے، اس نے گر کر آپؓ کو یعنی حضرت خرم اسدیؓ کو شہید کر دیا اور آپؓ کے گھوڑے پر سوار ہو گئے ان کے پیچھے ابو قتادہؓ تھے، اس نے ابو قتادہؓ کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے۔ آپؓ نے گر کر اس پر حملہ کرکے شہید کر دیا، اور خرم اسدیؓ والے گھوڑے پر سوار ہو گئے بعض تواریخ میں لکھا ہے کہ:

حضرت سلمہؓ نے کہا تھا کہ ٹھہرو! اپنا لشکر آ لینے دو، مگر انہوں نے کہا کہ نہیں مجھے شہید ہونے دو۔ کہتے ہیں مسلمانوں میں سے صرف یہی شہید ہوئے۔

مسلمانوں میں سے ایک شہید اور کافروں میں سے بہت سارے قتل ہو گئے، مسلمانوں کے لئے اور لشکر آ گیا کفار بھاگ گئے۔ حضرت سلمہؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ میرے ساتھ سو آدمی بھیج دیں میں ان کا پیچھا کرتا ہوں، مگر آپؐ نے فرمایا نہیں، اب وہ اپنی جماعت میں پہنچ گئے ہیں کہتے ہیں۔ اس وقت آپؓ کی عمر (یعنی) حضرت سلمہؓ کی عمر تقریباً بارہ یا تیرہ سال تھی۔

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی لقمی
ھوالشافی
تشخیص فارم منگوانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

اللہ تعالیٰ اور رسول اکرمؐ

کے ہر حکم پر بے چون و چرا عمل کرنا چاہیئے ۔

اصل زندگی کیلئے جدوجہد ـــــــ اپنا مال کون سا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یا ایھا الذین اٰمنوا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ط ان اللہ سمیع علیم ہ (الحجرات۔ آیت۔۱)

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پہل نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سب کچھ دیکھنے والا جاننے والا ہے۔

(ف) جس معاملہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حکم ملنے کی توقع ہو اس کا فیصلہ پہلے ہی آگے بڑھ کر اپنی رائے سے نہ کر بیٹھو۔ بلکہ حکم الٰہی کا انتظار کرو جس وقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ ارشاد فرمائیں خاموشی سے کان لگا کر سنو۔ ان کے بولنے سے پہلے خود بولنے کی جرأت نہ کرو۔ جو حکم ادھر سے ملے اس پر بے چون و چرا اور بلا پس وپیش عامل بن جاؤ۔ اپنی اغراض اور ہوا و آرا کو ان کے احکام پر مقدم نہ رکھو۔ بلکہ اپنی خواہشات وجذبات کو احکام سماوی کے تابع بناؤ۔

(تنبیہہ)

اس سورت میں مسلمانوں کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب اور اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم رکھنے کے طریقے سکھائے ہیں اور یہ مسلمانوں کا جماعتی نظام ان اصولوں پر کاربند رہنے سے مضبوط ومستحکم رہ سکتا ہے۔ اور کبھی اس میں خرابی اور اختلال پیدا ہو تو اس کا کیا علاج ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ بیشتر نزاعات ومناقشات خود رائی اور غرض پرستی کے ماتحت وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جس کا واحد علاج یہ ہے کہ مسلمان اپنی شخصی رایوں اور غرضوں کو ایک بلند معیار کے تابع کر دیں۔ ظاہر ہے کہ اللہ اور رسولؐ سے کوئی بلند معیار نہیں ہو سکتا۔ ایسا کرنے سے خواہ وقتی عارضی طور پر کتنی ہی تکلیف اٹھانی پڑے لیکن اس کا آخری انجام یقینی طور پر دارین کی سرخروئی اور کامیابی ہے۔"

(حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

حاصل یہ نکلا کہ

محمد شفیع عمرالدین ـــــ میرلوپور خاص

(۱) اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم سے پہلو تہی کر کے اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرنا چاہیئے۔

(۲) اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو بے چون وچرا اور پس وپیش ماننا چاہیئے۔ یعنی پوری شریعت کے ہر حکم کو ماننا چاہیئے۔

(۳) اپنی اغراض و ہوا و آرا کو ترک کر کے احکام اللہ و احکام الرسول پر کاربند ہو جانا چاہیئے۔

شریعت کی پابندی کے بارے میں حضرت سیدنا و مرشدنا و مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ۔

" چند روزہ زندگی حضرت صاحب شریعت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتحیۃ کی پیروی میں بسر کرنی چاہیئے۔ آخرت کے عذاب سے نجات اور جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے سرفراز ہونا اسی اتباع کی سعادت کے ساتھ وابستہ ہے۔" (از مکتوب۔ ۷۷۔ دفتر اول)

حضرت سیدنا و مولانا خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

" سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ کامیابی کے تمام راستے بند ہیں سوائے اس شخص کے راستہ کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قدم کی پیروی کرے"

" حضرت سید الطائفہ قدس سرہٗ کا یہ قول بھی ہے کہ مقربین صادقین کا راستہ درحقیقت کتاب و سنت کے ساتھ وابستہ ہے وہ علماؒ جو شریعت وحقیقت پر عامل ہیں اور وارث النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کہلانے کے مستحق ہیں، وہ اقوال، اخلاق اور اعمال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہوتے ہیں۔

(از مکتوب ۱۱۔ دفتر دوم)

نیز آپ فرماتے ہیں کہ،

" الغرض جو کمال بھی ہے وہ احکام شرعیہ کی ادائیگی سے وابستہ ہے۔ شریعت سے علیحدہ ہو کر کوئی کمال نہیں بلکہ ضلالت وگمراہی ہے۔ فما بعد الحق الا الضلل۔ (یونس آیت ۔۳۲)

(حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟) قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سب ادائیگی احکام شرعیہ کی دعوت دیتے ہیں۔ صراط مستقیم یہی ہے اس کے علاوہ سب راستے شیاطین کے ہیں۔ (از مکتوب ۔۱۶۔ دفتر سوم)

اصل زندگی

ہر کہ رنج برد گنج شد پدید
ہر کہ جدے کرد در جدے رسید
(مولانا روم ؒ)

یعنی

رنج اٹھایا جس نے گنج اس کو ملا
جس نے کوشش کی وہ خوش قسمت ہوا
دنیا کی زندگی عارضی ہے۔ اصلی اور دائمی زندگی آخرت کی ہے اس کی فکر درکار ہے۔

وما ھذہ الحیوٰۃ الدنیا الا لھو ولعب ط وان الدار الاخرۃ لھی الحیوان لو کانوا یعلمون ہ (العنکبوت۔ ۶۴)

ترجمہ:۔ اور یہ دنیا کی زندگی صرف کھیل اور تماشہ ہے اور اصلی زندگی عالم آخرت کی ہے۔ کاش وہ سمجھتے۔

حاشیہ از شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی قدس سرہٗ۔

" آدمی کو چاہیئے کہ یہاں چند روزہ زندگی سے زیادہ آخرت کی فکر کرے، کہ اصل و دائمی زندگی وہی ہے۔ دنیا کے کھیل تماشے میں غرق ہو کر عاقبت کو بھول نہ بیٹھے۔ بلکہ یہاں رہ کر وہاں کی تیاری اور سفر آخرت کے لئے توشہ درست کرے۔

اس ضمن میں حضرت سیدنا و مرشدنا و مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی نصیحت یاد رکھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

" اے برادر! اس جہان میں انسان کو لذیذ و مرغن غذاؤں اور زیب و زینت والے اور نفیس کپڑوں کے لئے نہیں لایا گیا ہے اور محض دنیاوی فائدوں اور دنیاوی ناز و نعمت اور لہو و لعب کے لئے پیدا نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنے آپ کو ذلیل سمجھنا اور عاجزی کرنا اور اپنی لاچاری اور بے بسی کا اظہار کرنا ہے۔ اور اپنے آپ کو محتاج سمجھنا ہے۔ بندگی کی یہی حقیقت ہے مگر عاجزی اور بے بسی وہ ہو جس کی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں اجازت دی گئی ہو۔ کیونکہ باطل پرستوں کی ریاضتیں اور مجاہدے، جو شریعت مطہرہ کے موافق نہیں ان سے خسارے اور خواری کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور حسرت اور ندامت کے سوا ان سے اور توقع نہ رکھنی چاہیے۔ (لہٰذا) اپنے ظاہر کو عملاً و اعتقاداً اہل سنت والجماعت کے حضرات علماء کی آراء کے مطابق آراستہ پیراستہ کر کے اپنے باطن کو ذکر الٰہی سے معمور رکھیں۔ (از مکتوب۔ ۲۰۶ دفتر اول)

اور یہ چند روزہ زندگی حضرت صاحب شریعت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتحیۃ کی پیروی میں بسر کرنی چاہیئے۔ آخرت کے عذاب سے نجات اور جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے سرفراز ہونا اس اتباع کی سعادت سے ساتھ وابستہ ہے (از مکتوب۔ ۷۰۔ دفتر اول)

نیز حضرت سیدنا و مرشدنا و مولانا خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

" یاد رکھیں کہ ہماری عزت ایمان و معرفت کے ساتھ وابستہ ہے، مال و جاہ کے ساتھ نہیں۔ اور مراتب معرفت حاصل کرنے میں پوری جدوجہد کریں۔ جتنا اس مقصد اعلیٰ میں مشقت جھیلو گے اتنا ہی زیبا و مستحسن ہے۔ حدیث شریف ہے۔ " جو شخص اپنے تمام غموں کو ایک غم یعنی غم آخرت دے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام غموں کو دور کر دے گا۔ (از مکتوب ۴۲۔ دفتر دوم)

" دنیا زراعت کی جگہ ہے زراعت کے وقت عیش و آرام میں مشغول ہونا اور فانی لذتوں میں مبتلا ہونا اپنے آپ کو سرمدی آرام سے جدا رکھنا ہے۔ (جو دنیا میں صحیح شریعت کے مطابق زندگی گذارنے پر آخرت میں ملے گا)۔ عقل دور اندیش " لذات باقیہ مرضیہ " کو چھوڑ کر " لذات فانیہ مبغوضہ " پر ہرگز فریفتہ نہیں ہو سکتی۔ (از مکتوب۔ ۱۱۔ دفتر دوم)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اپنا مال

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرات صحابہ کرام ؓ سے دریافت فرمایا کہ:۔

ایکم مال وارثہ احب الیہ من مالہ

(ترجمہ) آپ میں ایسا کون شخص ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟

حضرت صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا کہ

یارسول اللہ ما منا احد الا مالہ احب الیہ مال وارثہ۔

(ترجمہ) یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اپنے مال سے اپنے وارثوں کا مال زیادہ محبوب ہو۔

اس جواب کے بعد آپ ؐ نے ارشاد فرمایا۔

فان مالہ ما قدم ومال وارثہ ما اخر۔

(ترجمہ۔ پس اس شخص کا مال وہی ہے جو اس نے (شریعت کے مطابق نیکی کے کاموں میں خرچ کر کے قیامت کے دن کے اجر و ثواب کے لئے) آگے بھیجا ہو۔ اور جو وہ پیچھے چھوڑ کر مر گیا وہ مال اس کے وارث کا ہے (جامع الصغیر)

حاصل کلام مال و دولت کو شریعت کے مطابق خرچ کر کے آخرت کی بھلائیاں حاصل کرنے کی کوشش میں، تادم مرگ، لگے رہنا چاہیئے۔

نیز اپنی زندگی میں ان نیک کاموں میں بھی خرچ کرنا چاہیئے۔ جن کا ثواب مرنے کے بعد پہنچتا رہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر تین (طرح کے) اعمال (کے ثواب کا سلسلہ) موقوف نہیں ہوتا۔ ۱۔ صدقہ جاریہ یا ۲۔ وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا ۳۔ وہ صالح فرزند جو اس کیلئے دعا کرتا رہے۔ (مسلم شریف)

(الف) صدقہ جاریہ: اس میں عوام کی فلاح اور بہبودی کے بھلے کام آجاتے ہیں۔ مثلاً کنواں کھدوانا

باقی صفحہ ۱۰ پر

اپنی نظر کی حفاظت کیجئے

صادق علی
زاہد
ننکانہ

یہ سب کچھ کس وجہ سے ہوا صرف ایک نظر دیکھنے کی وجہ سے جس کے بارے میں خیال تھا کہ اس میں کیا قباحت ہے بعض لوگ اس امید پر گناہ کرتے ہیں کہ توبہ کر کے پاک ہو جائیں گے انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اللہ کی مرضی ہے کہ آپ کی توبہ قبول ہو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے چاہے بخش دے چاہے نہ بخشے وہ ستار وغفار ہے چاہے تو بے حد وحساب گناہ معاف فرما دے اور جبار وقہار ہے چاہے تو ایک گناہ بھی معاف نہ فرمائے یہ اس کی اپنی مرضی ہے اس لئے توبہ کی امید پر گناہ ہرگز نہ کرنا چاہیئے!

حضرت رابعہ بصریہ سے کسی نے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا توبہ کی امید پر گناہ کرنا

اصید

اور دوسروں کی امید پر توبہ ملتوی کرنا۔

علاج :۔ آنکھ کی برائیوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی عورت سامنے آئے تو اس کا راستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو جائیں تاکہ اس کا سراپا نظروں میں آ ہی نہ سکے لیکن اگر ایسا نہ کر سکیں یا کوئی دوسرا راستہ نہ ہو تو نگاہوں کو زبردستی نیچے جھکا لو اگرچہ کتنی ہی تحریک کیوں نہ ہو آنکھ نہ اٹھائیں بے شک خدشہ ہو کہ اگر نہ دیکھوں گا تو مر جاؤں گا پھر بھی نظر اٹھائیں۔ اور جلدی جلدی آگے گزر جانے کی کوشش کریں۔ اگر نفس کو ذرا سی بھی تحریک ملی تو پھر وہ بس میں نہ رہے گا نفس کی مثال ایک منہ زور گھوڑے کی سی ہے اس کا سوار اگر پا ہمت ہو گا اور اس کی لگام کو ذرا کھینچ کے رکھے گا تو جدھر چاہے لے جائے گا لیکن اگر سوار کمزور ہوا یا لگام ڈھیلی چھوڑ دی تو پھر اب سوار گھوڑے کے رحم وکرم پر ہو گا اب گھوڑا چاہے جدھر مرضی اس کو بھگائے جائے چاہے میدان میں گرا دے یا سمندر میں یا آگ کے الاؤ میں اسی طرح اگر انسان اپنے نفس پر قابو رکھے تو سکھ چین کی زندگی گزارے گا لیکن اگر نفس کو کچھ ڈھیل دی تو پھر ساری عمر نفس کی غلامی میں گزارنی پڑے گی۔

اس کے علاوہ معوذتین اور لاحول کو ورد زبان بنانا چاہیئے۔ اور نماز قضا کرنے کا تو دل میں خیال بھی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس طرح امید ہے کہ ہم شیطانی حربوں اور آنکھ کی بیماریوں سے محفوظ رہ سکیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے فرمایا کہ نظر ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے جس نے اسے میرے ڈر سے چھوڑ دیا میں اسے ایمان نصیب فرماتا ہوں جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں :۔

"نظروں کی طرف سب سے بڑا دروازہ ہے"

مندرجہ بالا حدیث اور قول پر پیروی کرتے ہوئے ہمیں اپنی نگاہیں نیچی کر کے چلنا چاہیئے۔ کیونکہ آنکھ دل کی طرف سب سے بڑا دروازہ ہونے کی وجہ سے ہر بات کو دل تک پہنچا دیتی ہے اور جب کوئی برائی دل تک پہنچاتی ہے تو دل میں بھی ایسی ہی کسک پیدا ہوتی ہے اور آدمی کے دل میں مختلف قسم کے شیطانی وساوس آنے لگتے ہیں نظر کی طرف سے سب سے زیادہ برائیاں عورتوں کی طرف دیکھنے سے پیدا ہوتی ہیں کیونکہ آج کل مغرب پرستی کرتے ہوئے اور مہذب پن ظاہر کرتے ہوئے عورتیں ایسے ایسے لباس پہنتی ہیں کہ غیر مہذب ادوار کے انسان کو بھی پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔ لباس ایسا پہنا ہوا ہوتا ہے کہ اگر نہ بھی پہنا جاتا تو کوئی حرج نہ تھا جسم کے تمام وہ اعضا جن کو چھپانا مقصود ہوتا ہے ان کی سب سے زیادہ نمائش کی جاتی ہے۔

لباس کیا ہوتا ہے ایک جال ہوتا ہے "مردوں" نہیں بلکہ "مردوں" کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی ایک سازش ہوتی ہے جونہی آدمی کی نظر ایسے ملبوس جسم پر جو کہ دراصل برہنہ ہوتا ہے پڑتی ہے تو دل میں شیطانی تحریک اٹھتی ہے کہ ایک دفعہ پھر دیکھو آدمی پھر دیکھتا ہے اندر سے مشورہ آتا ہے کہ جی بھر کر دیکھ لو یہ موقع پھر کب ہاتھ آئے گا اور یہ کہ دیکھنا کون سا اتنا بڑا گناہ ہے ویسے بھی تو وہ آپ سے بہت فاصلے پر ہے اس لئے دیکھنے سے زیادہ کوئی اور گناہ ہرگز ہو نہیں سکتا اس لئے جی بھر کر دیکھ لو یہ مشورہ ملتے ہی آدمی ٹکٹکی لگا کر دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ اب دوسری بھی تحریک ہوتی ہے اور مرد و عورت دونوں ایک دوسرے کی جھوٹی بلکہ ناپاک محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر صغیرہ گناہوں سے آغاز ہوتا ہے اور بدقسمتی سے بات کبیرہ گناہوں تک بھی پہنچ جاتی ہے

بقیہ :۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم

مسجد تعمیر کرانا، دینی درس گاہ کا قائم کرنا، قرآن مجید کے نسخے وقف کرنا وغیرہ۔

علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے: کوئی دینی کتاب تصنیف کرنا یا کسی دینی کتاب کی اشاعت میں حصہ لینا، اس زمرے میں آتا ہے۔

صالح اولاد: نیک اولاد جو مرنے کے بعد بھلائی کی دعائیں مانگتی رہے، چھوڑ کر مرنا بھی صدقہ جاریہ ہے۔ لہٰذا ہر صاحب اولاد کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی اولاد کو دین کی تعلیم دلائے۔ اور شریعت کی راہ پر چلائے تاکہ مرنے کے بعد وہ اس کے لئے دعائیں کرتی رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

حق چار یارؓ — شعراء کا منظوم خراجِ تحسین

مولانا قاضی محمد اسرائیل مانسہرہ

نبی کریمؐ کے بعد خلافت راشدہ علیٰ منہاج النبوت تیس سال ہوئی یہ تیس سال چار خلفائے راشدین حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں پورے ہو جاتے ہیں یہ بات یاد رہے کہ حضرت حسنؓ کی چھ ماہ کی خلافت اصل میں حضرت علیؓ کی خلافت کا تتمہ تھی ان خلفائے راشدین کی خلافت راشدہ کو حق چار یار کہا جاتا ہے۔

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ حق چار یار کہنے پر دوسرے صحابہ کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہے جو بالکل باطل اور غلط ہے ہم چار یارؓ کے دربار اقدس میں اردو شعراء کا خراج عقیدت پیش کرتے ہیں آیئے اردو شعراء کا خلافت راشدہ حق چار حضرت خلفائے راشدین خراج عقیدت پڑھیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

— جناب قمر لکھنوی کا خراج عقیدت —

ظلِ رحمت خاص ہے جائے قیام چار یارؓ
روز ہوتا ہے حضور حق سلام چار یارؓ
کیوں نہ جیتے جی۔ ہے وہ زباں پر انھوں کی
نقش ہے اپنے نگین دل پہ نام چار یارؓ
کر چکے زیر نگین جب روم و ایران و شام
بن گئے شاہان عالم سب غلام چار یارؓ
وعدہ جنگاہ محشر کا ہم کو کچھ نہیں
چارسو ہوگا وہاں بھی اہتمام چار یارؓ
نقش ہو یارب ہمارے لوح دل پہ
بیچ میں نام محمدؐ گرد نام چار یارؓ
کیوں نہ ہوتے جھک کے شاہوں سے پیٹی بالا باغ
کس کی خوشبو سے معطر ہے شام چار یارؓ
اے قمر اللہ شاہد ہے کہ صدق دل سے ہم
ہیں فدائے آل محمدؐ اور غلام چار یارؓ

شاعر بے نظیر علامہ انور صابری مرحوم دیوبندی نے چار یارؓ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یوں کہا

انسان کی زندگی کے عناصر بھی چار ہیں
اطراف کائنات کے مظاہر بھی چار ہیں
بعد نبیؐ خلافت و بنیاد دین پہ ڈال
بنیاد دین کے اکابر بھی چار ہیں
بندہ کے حرف چار ہیں مولیٰ کے حرف چار
دنیا کے حرف چار ہیں عقبیٰ کے حرف چار
احمد کے حرف چار ہیں وصف کے حرف چار
موسیٰؑ کے حرف چار ہیں عیسیٰؑ کے حرف چار
سجدہ کے حرف چار ہیں سجدہ کے حرف چار
صائل کے حرف چار ہیں محسن کے حرف چار
کعبہ کے حرف چار ہیں موذن کے حرف چار
حرف امام چار ہیں حرف جمال چار
حرف استغراق چار ہیں حرف وصال چار
اس راز کو زبان محبت سے پوچھیئے
عاشق کے حرف چار ہیں حرف بلال چار
کوثر کے حرف چار ہیں حرف ظلم بھی چار
ہیں چار حرف آمنہ حرف یتیم چار
خالق کے حرف چار رازق کے حرف چار
منعم کے حرف چار ہیں حرف نعیم چار
اللہ کے حرف چار ہیں حرف رسول چار
حرف حسینؓ چار ہیں حرف بتولؓ چار
معلم کے حرف چار ہیں حرف قرآن چار
ہیں اس لیئے نبیؐ کے خلیفہ قبول چار

جناب محمد ریاض ایڈووکیٹ نے عقیدت کے پھول پیش کرتے ہوئے یوں کہا۔

اللہ نے زینت بخشی ہے افلاک کو روشن تاروں سے
اسلام نے رونق پائی ہے محبوب خدا کے یاروںؓ سے
ہوتے ہیں خاموش کر پوچھ ذرا اغیاروں سے
تعریف صحابہؓ ثابت ہے قرآن کی تفسیر ولی دل سے
صدیقؓ و عمرؓ ہیں سمع و بصر عثمانؓ و علیؓ ہیں قلب و جگر
حضرتؐ کو ہیں سب منظور نظر ہو کیوں نہ محبت یاروں سے
ہیں مرتبہ کے سب سے بڑے جو بدر و احد میں جا کے لڑے
دنیا میں روشن ہیں ہے عالم دین مہ پاروں سے
اوج سماء نشاں جس پر کیا اس کا قدم چمکے گا
کیا داد شجاعت دیتے تھے وہ رنگ بھری تلواروں سے
کہتے ہیں صحابہؓ کو جو برا ایمان کو کھا دیتا ہے ذرا
بس نہج جہنم ہے بخدا دھکائے ہوئے انگاروں سے

• جناب مداح صحابہؓ قمر حجازی نے یوں کہا

قمر ایمان کا جز ہے اطاعت چار یاروں کی
جو ہم تک دین پہنچا ہے عنایت چار یاروں کی
خزانے قیصر و کسریٰ پڑے تھی ان کے قدموں میں
عظیم الشان ایسی تھی خلافت چار یاروں کی
فدائے مصطفیٰ تھے جاں نثار شمع وحدت تھے
زمانہ دے رہا ہے یوں شہادت چار یاروں کی
ہیں سمجھو گا مجھے دولت ملی ہے دونوں عالم میں
میسر ہو قیامت میں جو قربت چار یاروں کی
صداقت کا عدالت کا سخاوت کا شجاعت کا
سبق شاہوں کو دیتی ہے حکومت چار یاروں کی
عمرؓ صدیقؓ عثمانؓ و علیؓ آپس میں بھائی تھے
مروت کا نمونہ تھی اخوت چار یاروں کی
خلافت راشدہ تھی آپ کا صحابہ اربعؓ کی
بیان تاریخ کرتی ہے روایت چار یاروں کی
وہ دل ویران ہے برباد ہے ایمان سے خالی ہے
نہیں جس میں کبھی ہوتی محبت چار یاروں کی
ستارے منہ چھپاتے ہیں جو دیکھیں ان کی صورت کو
جو ان فکر و نظر میں ہے سیرت چار یاروں کی
جو منکر ہیں حقیقت کے وہی دوزخ کا ایندھن ہیں

جو نادان ہیں وہ کیا سمجھیں گے عظمت چار یاروں کی
بشارت مل گئی دنیا میں جنت میں پہنچ جانا ہے
حدیثوں میں بھی آئی ہے حمایت چار یاروںؓ کی
یہ دنیا ان کی خادم ہے یہ دولت ان کی نوکر ہے

زمانے میں مسلّم ہے شرافت چار یاروں کی
افلاطون سر جھکاتا ہے ارسطو پانی بھرتا ہے
سکندر بھی شرماتے سیاست چار یاروں کی
ہیں صبح و شام اس بات کی تبلیغ کرتا ہے

مسلمانوں پہ لازم ہے محبت چار یاروں کی
خدا کرتا رہا آیات نازل ان کی منشا
تم روح الامین سے پوچھ رفعت چار یاروں کی
رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ۔

کسرِ صلیب ازروئے قرآنِ پاک و بائبل

واذ کففت بنی اسرائیل عنک ـ ـــــــ القرآن

تم مجھے ڈھونڈو گے، اور نہ پاؤ گے، اور جہاں میں ہوں تم نہیں آسکتے ...... ـــــــ یوحنا

ایک دفعہ دوران تبلیغ علمائے یہود نے مسیحؑ سے معجزہ طلب کیا تو مسیحؑ نے جواب دیا کہ اس زمانے کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یونس نبیؑ کے نشان کے سوا کوئی نشان انکو نہ دیا جائے گا کیونکہ جیسے یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں تین دن اور تین رات رہا ایسے ہی ابن آدم بھی زمین کے پیٹ میں تین دن اور تین راتیں رہیگا متی ۱۲/۳۹-۴۰ عربی موجودہ اردو ایڈیشن میں تحریف کرکے تین دن رات کردیا گیا ہے یہ عبارت اس نظریے کی بنیاد ہے مگر آپ ملاحظہ کیجئے کہ کیا واقعی مسیحؑ زمین کے پیٹ میں تین دن تین رات یعنی ۷۲ گھنٹے رہے تو تمام اناجیل الٹ پلٹ کر دیکھئے مسیحؑ کا قبر میں مدفون ہوکر اتنی مدت رہنا ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا کیونکہ جمعہ کی رات کو بقول اناجیل دفن ہوئے اگلے جمعہ کا تمام دن گذر گیا [illegible] کیا کچھ ہوتا رہا حتیٰ کہ ہفتہ کی صبح کو مریم مگدلینی یا اس کے ہمراہ دو مزید عورتیں قبل از طلوع آفتاب قبر پر گئیں تو قبر خالی تھی پاس بیٹھے ہوئے فرشتہ نما شخص نے بتلایا کہ وہ جی اٹھا ہے مگر یہ معلوم نہیں اور نہ ہی اس نے بتلایا کہ مسیحؑ کب کا جی اٹھا ہے آیا کل ہی جی اٹھا ہے آج رات جینا ہے کوئی پتہ نہیں بالفرض اگر یہ بھی تسلیم کرلیں کہ آج کی رات ہی جی اٹھا ہے تو بھی ایک اور زیادہ سے زیادہ دو راتیں ہوتی ہیں نہ تین دن پورے ہوئے اور نہ تین رات اسی لیے اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لیے مسیحی ایمانداروں اور خدا کا کلام ہونے کے دعویداروں نے ترجموں میں انتہائی چالاکی اور روایتی تحریف کی کہ بجائے تین دن اور تین رات کے تین دن رات کرلیا یعنی ایک دن اور دو راتیں تاکہ دنیا کو وقفہ قبر کی صحت دکھا سکیں مگر حقیقت کبھی چھپ نہیں سکتی اب بھی عربی ایڈیشن میں ثلثہ ایام و ثلث لیال کی عبارت بعینہ موجود ہے اس طرح اس کی تصدیق کتاب یوناہ مندرجہ عہد عتیق سے ہوتی ہے کیونکہ اس میں بھی یہی الفاظ موجود ہیں یوناہ ۱۷/۱ اب کوئی پوپ اور پادری ہے جو اس موجودہ اُردو ترجمہ اور عربی ترجمہ اور

از : مولانا عبداللطیف مسعود ـ ڈسکہ

کتاب یوناہ کو تطبیق دے کر بائبل کا کلام الٰہی ہونا ثابت کرکے حل من مبارز ـ نیز عقیدہ قیامت کی بنیاد کو درست ثابت کرے تو جب بنیاد ہی صحیح نہ نکلی تو اس پر تعمیر کردہ مسیحیت کی عمارت کتنی مضبوط ہوگی؟ بلکہ یہ نظریہ ریت کے گھروندے اور بیت عنکبوت کی طرح بودا اور بے بنیاد ہوگا اسی لیے پادری ولیم میچن صاحب اپنی تفسیر یوحنا میں اس مقام پر لکھتے ہیں کہ بہت سے مفسرین خیال کرتے ہیں کہ یوحنا نے زیادہ درستی کے ساتھ مسیح کے الفاظ قلمبند کئے ہیں ہم اس موضوع پر کچھ نہیں کہتے صـ۱۸۱ ملاحظہ ہو کہ مسیحی علمائے کرام کی بوکھلاہٹ کہ متی پر یوحنا کو ترجیح دے رہے ہیں حالانکہ متی براہ راست ان الفاظ کا سامع ہے اور لوقا روایتاً یہ واقعہ نوٹ کررہا ہے پھر متی تفصیل کے ساتھ ذکر کرتا ہے اور یوحنا میں اجمال ہے پھر بھی اصل معاملہ لاینحل ہے پردہ پوشی کے لیے اس کو ترجیح دے رہے ہیں یہ ہے مسیحی علماء کی درماندگی، تحقیق اور دیانت ایسے ہی نظر تفسیر متی ایم جے لاسن صاحب اپنی بے بسی کا اظہار اس بے بنیادی سے کرسکے ہیں ملاحظہ ہو انکی تفسیر متی صـ۳ ایسے ہی انگلش ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن میں تھری ڈیز اینڈ تھری نائٹس لکھا ہے یعنی تین دن اور تین راتیں مگر گڈ نیوز بائبل میں تھری ڈیز اینڈ نائٹس یعنی راتیں وضع ہیں مگر ۱۹۸۳ء میں تین دن اور تین راتیں سے بدل کر تین دن رات کردیا گیا ـ

۶ ـ مسیحؑ آخری ایام میں اپنے رب سے دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ مجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے یوحنا ۱۷/۵
۲ ـ یسوع نے کہا کہ اب ابن آدم نے جلال پایا اور خدا نے اس میں جلال پایا یوحنا ۱۳/۳۱

اب سوال یہ ہے کہ جب حضرت مسیحؑ قبل از جلال یہود کے ہاتھ نہ آسکے تو بعد از جلالی ہونے کے اور تائید الٰہی حاصل ہونے کیسے وہ لوگ آپکو گرفتار کرکے مصلوب کرسکے؟ ایسا ہونا ناممکن ہے حالانکہ بقول شما وہ مسیح بااختیار کے مالک تھے یوحنا ۱۸ ـ بلکہ انہوں نے یہ اختیار آگے حواریوں کو بھی عطا کردیا ـ

۷ ـ ایک موقعہ پر لوگوں نے کہا کہ ہم نے شریعت کی یہ بات سنی ہے کہ مسیحؑ ابد تک رہے گا یوحنا ۱۲/۳۴ تو

پھر مقتول و مصلوب کیسے ہو سکتے ہیں ؟ ! بدیں لیئے مدت طویلہ بلا تحمل موت ۔

۸ ۔ لوگوں سے بچنے کے لیے مسیحؑ نے آپ کو چھپا لیا یوحنا ۱۲/۳۶ ۔

تو جب ایسے نازک حالات میں مسیحؑ نے اپنے آپکو چھپا لیا تو اس مشکل گھڑی میں کیونکر نہ چھپایا ہوگا تاکہ یہود کی گرفتاری سے بچ جائیں ۔

۹ ۔ ابلیس نے بوقت آزمائش مسیحؑ کو کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے آپکو نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ تیری بابت فرشتوں کو حکم دے گا وہ تجھے ہاتھوں پر اٹھا لیں گے ، اور ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر کی ٹھیس لگے متی ۴/۶ ۔ تو مسیحؑ جب اللہ کے ہاں اتنے معظم اور محترم ہیں کہ ان کے متعلق یہ امرازی پیشگوئی کی جا رہی ہے تو اس مشکل گھڑی میں اللہ نے ضرور فرشتوں کو حکم دیا ہوگا کہ وہ مسیح کو ایک خراش تک نہ آنے دیں بلکہ بحفاظت تمام زندہ آسمان پر لے جائیں چنانچہ واقعہ ایسا ہی ہوا کہ آسمان سے فرشتہ اترا وہ مسیح کو تقویت دیتا تھا ملاحظہ ہو لوقا ۲۲/۴۳ یہی فرشتہ بمع دیگر فرشتوں کے آپکو قبل از گرفتاری بجسد آسمان پر لے گئے تاکہ خدائی پیشگوئی اور مسیح کی دعا پوری ہو ۔

۱۰ ۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ نہ تو گرفتاری ہو سکی اور نہ ہی صلیب اور نصاریٰ کے پاس صلیب کی کوئی بھی شہادت موجود نہیں ہے کیونکہ سب حواری مسیح کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور وقت بھی اندھیرے کا تھا ملاحظہ ہو مرقس ۱۴/۵۰ متی ۲۶/۵۶ لوقا ۲۳/۴۵ ۔

ادھر مسیحؑ نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ دیکھو وہ گھڑی آتی ہے بلکہ آ پہنچی ہے کہ تم پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لو گے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے تو بھی میں اکیلا نہیں کیونکہ باپ (خدا) میرے ساتھ ہے یوحنا ۱۶/۳۲ معلوم ہوا کہ صلیب پر ایلی ایلی کا نعرہ لگانے والا مسیح نہ تھا بلکہ اس کی شبیہ تھی ، جو بہود کے ریق پر ڈالدی گئی تھی تاکہ غداری کا مزا چکھے ۔

واقعہ خداوند قدوس مشکل وقت میں اپنے مخصوص بندوں کے ساتھ ہوتا ہے جیسے بوقت تعاقب فرعون موسیٰ کو تسلی دی اس کا ساتھ دیا حضرت لوط علیہ السلام کو بدکاروں کے چنگل سے نجات دی حضرت نوحؑ کی کشتی محفوظ فرمائی اور کفار کو غرق کر دیا سید الرسل خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بوقت تعاقب کفار محفوظ فرما کر کفار کو نامراد فرمایا ایسے ہی رب قدوس نے اپنے پاک پیغمبر حضرت مسیحؑ کی آہ و زاری قبول فرما کر یقیناً ان کو دشمنوں کی گرفت میں نہ آنے دیا بلکہ بحفاظت تمام فرشتوں کے ذریعے زندہ ہی آسمان پر اٹھا لیا تاکہ سنت ہجرت پر بھی عمل ہو جائے اور دشمن سے بھی بچ جائیں یہ ہجرت سنت انبیاء رہی ہے ۔

علاوہ ازیں زبور ۹۱/۱۱-۱۲ میں لکھا ہے ۔

۲ ۔ مسیحؑ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا بے عزت نہیں ہوتا متی ۱۳/۵۷ مرقس ۶/۴ اسی لیے جب اپنے وطن میں دعوت ٹھکرا دی جائے تو اسکو ہجرت کا حکم ہو جاتا ہے جیسے ابراہیم اُسے کنعان لے گئے ایسے دوسرے انبیاء خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ اس طور پر مسیحؑ کو بھی ہجرت لازمی تھی تو وہ بوجہ غلبہ ملکوتیت آسمان کی طرف رفاقت ملائکہ میں کرا دی گئی

۱۱ ۔ بوقت گرفتاری جب پیادے آئے تو یسوع نے ان کو کہا کس کو ڈھونڈتے ہو انہوں نے کہا کہ یسوع ناصری کو اس نے کہا وہ میں ہی ہوں وہ پیچھے گر پڑے پھر پوچھا کس کو ڈھونڈتے ہو انہوں نے کہا یسوع کو اس نے کہا کہ میں ہوں یوحنا ۱۸/۴

یہی مسیحؑ تھے جو کہ ان لوگوں کے درمیان چلتے پھرتے اور وعظ و تبلیغ فرماتے تھے آپکی شکل و صورت سے وہ خوب واقف تھے اب کیوں نہ پہچان سکے ؟ اس کا جواب مندرجہ بالا عبارت میں واضح ہے کہ اس وقت آپ کی صورت پُر جلال ہو کر بدل چکی تھی جیسے اور بھی ایک بھی ایک موقعہ پر ایسا ہوا تھا بلکہ ممکن ہے کہ وہ واقعہ یہی ہو کیونکہ انجیل نویسوں نے واقعات ترتیب وار نہیں لکھے جیسے اناجیل کے مفسرین کو بھی اس کا اعتراف اور اقرار ہے اسی تبدیلی صورت ہی کی وجہ سے وہ لوگ چہرہ مبارک کی تاب نہیں لاتے ہوئے گر پڑے ہوں گے تو اس کے بعد آپکی شبیہ اسی یہود اسکریوتی (جو کہ آپکی مخبری کر رہا تھا) پر ڈال دی گئی وہ پیادے اسکو لے گئے اور حضرت مسیحؑ کو فرشتوں نے بعد عزت و احترام آسمان پر اٹھا لیا اسی لیے بوقت صلیب وہ شبیہ مسیح بے صبری اور درماندگی کا اظہار کر رہی ہے ورنہ ایک خدا کا پاک پیغمبر اتنا جزع فزع اور واویلا کیسے کر سکتا ہے ۔

ملاحظہ ہو ساحران فرعون کا واقعہ کہ ان کو ایمان لانے پر فرعون نے سولی پر چڑھانے کی دھمکی تو بلا تردد پکار اُٹھے کہ فاقض ما انت قاض کر جو تیرے دل میں آوے کر لے ہم کسی بھی صورت میں ایمان سے دستبردار نہ ہوں گے ۔ انبیاء شہداء کا یہی کوئی جزع فزع اور چیخ و پکار منقول نہیں لگا مگر تو اگر مسیحؑ ہی سولی پر ہوتے تو وہ ایسے چیخ و پکار اور واویلا کیسے کر سکتے تھے لہذا ثابت ہوا کہ مصلوب وہ غدار یہودا ہوا جس کو اللہ نے مسیحؑ کا ہم شکل کر دیا فرمایا وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم ۔

وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً ۔

یعنی یہود آپکو نہ قتل کر سکے بلکہ وہ تو سولی پر لٹکا بھی نہ سکے لیکن ان کے لیے ایک شبیہ بنا دی گئی جس کو انہوں نے صلیب دیدی ۔

یقیناً انہوں نے آپکو نہیں مارا اللہ نے انکو اپنی طرف اٹھا لیا اور وہ بڑے غلبے والا اور بڑی حکمتوں والا ہے کوئی اس کی تدبیر پر غالب نہیں آ سکتا اور ... مسیحؑ کو بجائے کسی دوسرے علاقہ میں ہجرت کرا کے بچانے کے لیے آسمان کی طرف ہجرت کرا دی کیونکہ وہ بڑی حکمتوں والا ہے ۔

۱۲ ۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہفتہ کے روز ان عورتوں کو قبر میں مسیح کی لاش نہ مل سکی کیونکہ انہوں نے راتوں رات اسکو کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا اور شگوفہ یہ چھوڑا کہ وہ جی اٹھا ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں ۔

۱۳ ۔ انجیل پطرس میں ہے کہ جب مسیحؑ کو سولی دینے لگے تو تمام یہودیہ پر اندھیرا چھا گیا لوگ چراغ لئے پھرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ رات ہو گئی اور بعض لوگ گر بھی پڑے پھر خداوند نے چلا کر کہا کہ اے میری قدرت اے میری قدرت تو نے مجھے چھوڑ دیا ہے وہ یہ کہہ کر اٹھا لیا گیا از کتاب تحریف انجیل وحدت انجیل از پادری ولیم میچن صفحہ ۲۰ مطبوعہ ۱۹۲۵ء انارکلی لاہور ۔

پھر مذکورہ پادری صاحب نے اس کے خلاف دو دلیلیں دیں ایک مرقس ۱۵/۴۴ کہ مسیح مر گیا یہ دلیل قابل قبول نہیں کیونکہ یہ مرقس صاحب نہ تو عینی شاہد ہے

باقی صفحہ ۲۶ پر

غسل کا مسئلہ

محمد اکرم ڈیرہ اسماعیل خان

س:۔ اگر کوئی شخص غسل کرے اور اس کی کوئی جگہ خشک ہو جائے مگر دو چار گھنٹے بعد اسے معلوم ہوا کہ فلاں جگہ خشک ہے۔ اب وہ اس جگہ کو تر کر لے یا دوبارہ غسل کرے؟

ج: اس جگہ کو دھو لینا کافی ہے۔

مختلف مسائل

از بشیر احمد

س:۔ یہ کہ قرآن مجید کیلئے جیسا وضو کرنا فرض یا واجب ہے تو اس طرح احادیث کیلئے اور فقہ کیلئے بھی فرض، واجب ہے۔ یا کہ سنت اس کے علاوہ جو تفاسیر مثلاً معارف ما احادیث میں سے مظاہر حق ہو۔ تو ان کے لئے بھی وضو کرنا فرض، واجب یا کہ سنت ہے۔ دوسرا یہ کہ آجکل جو کتابیں اردو تقاریروں کے لئے نکلی ہیں۔ ان میں قرآن واحادیث موجود ہوتے ہیں۔ تو ان کے لئے وضو لازم ہے یا کہ نہیں ہے۔

ج:۔ تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ دینی کتابوں کو بلاوضو ہاتھ لگانا جائز ہے۔ مگر جہاں قرآن کریم کی آیت لکھی ہو۔ اس جگہ کو ہاتھ نہ لگائے۔

س:۔ یہ کہ عصر کی قضاء نماز مغرب کی دو رکعت سنتوں سے پہلے پڑھی جائے یا بعد میں۔

ج:۔ اگر صاحب ترتیب ہو تو اس کو مغرب کی نماز سے پہلے عصر کی قضاء نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور جو صاحب ترتیب نہ ہو وہ سنتوں کے بعد بھی پڑھ سکتا ہے۔

س:۔ آپ نے اپنے رسالہ شرعی داڑھی میں لکھا ہے کہ داڑھی کٹوانا اور منڈوانا دونوں حرام ہیں۔ اور گناہ کبیرہ ہے۔ تو عرض ہے کہ گناہ کبیرہ مثلاً زنا، چوری وغیرہ کے بارے میں جلد کو سنگسار و قطع ید کیا جاتا ہے۔ اور اس میں تو آج تک کسی سزا نہیں دی گئی۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ فرمائیں کہ اس میں حد ہے کہ نہیں۔

ج:۔ گناہ کبیرہ تو بہت ہیں۔ ہر گناہ کبیرہ پہ سزا نہیں جاری نہیں کی جاتیں۔

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

طلاق کا ایک اہم مسئلہ

از غلام رسول شینہ والا کروڑ لعل عیسن

س:۔ جریدہ ہفت روزہ ختم نبوت کے توسط سے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ فقہائے کرام، علماء دین کہ ایک شخص نے بغیر کسی غلطی کے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا۔ پھر مختلف اوقات میں کہتا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ اور کبھی کہتا ہے کہ طلاق دے دوں گا، اور کبھی کہتا ہے۔ کہ جو لوگ میری طرف طلاق کی نسبت کہتے ہیں وہ غلط کہتے ہیں۔ حالانکہ اس نے اپنی بیوی کو بھی کئی بار کہا کہ طلاق دے دوں گا۔ مگر براہ راست طلاق نہیں دی۔ لڑکی واپس شوہر کے پاس جانا چاہتی ہے۔ مگر والدین شبہ کی وجہ سے اجازت نہیں دیتے۔ جب کہ والدین کے ہاں آئے ہوئے تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ کیا ان تمام صورتوں میں طلاق ہو جائے گی۔ اگر طلاق نہیں ہوئی تو تجدید نکاح کی ضرورت تو نہیں پڑے گی؟ مہربانی فرما کر ہماری راہنمائی فرمائیں۔

ج:۔ "طلاق دے دوں گا" کے الفاظ سے تو طلاق نہیں ہوتی۔ لیکن اگر اس نے لوگوں کے سامنے یہ کہا کہ "میں نے طلاق دے دی ہے" تو طلاق واقع ہو گئی، اس سے دریافت کیا جائے کہ اس نے کتنی طلاقیں دی ہیں۔ تب معلوم ہو سکے گا کہ تجدید نکاح کی ضرورت ہے کہ نہیں، اور یہ کہ دوبارہ نکاح بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

سجدہ سہو کا مسئلہ

قاری نور محمد شاکر پتوکی

س:۔ ایک مسئلہ درپیش ہے سوال یہ کہ ایک دن ہمارے امام صاحب عصر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ آخری رکعت میں دوسرا سجدہ کرنا بھول گئے۔ اب دوسرا سجدہ کرنے کیلئے امام صاحب کو اس طرح لقمہ دے سکتے ہیں کہ اللہ اکبر، سبحان ربی الاعلیٰ یعنی سجدہ میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اس کی جانب اشارہ کر دیا جائے۔ اور اگر اس طرح جائز نہیں تو پھر کس طرح لقمہ دیا جائے تو پھر امام صاحب کے کھڑے ہونے کا بھی خطرہ ہے۔

ج:۔ اگر صرف سبحان ربی الاعلیٰ کہنے سے امام صاحب متوجہ ہو سکتے ہیں۔ تو اللہ اکبر بھی نہ کہا جائے۔ صرف یہی کلمہ کہا جائے۔

چرسی کی طلاق

ایک صاحبہ

س:۔ میرے شوہر نے اپنے والد کے سامنے تین دفعہ طلاق دی۔ اور دوسرے دن گھر کا سارا سامان اپنے والد کے گھر چھوڑ گیا۔ اپنے مکان مالک کو بھی کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ میری ایڈوانس رقم واپس کر دو۔ اور بھی بہت سی جگہوں پر کہہ آیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ حتیٰ کہ حیدرآباد میں اس کی بڑی بہن رہتی ہے۔ اسے بھی جا کر کہہ آیا کہ میں نے زیب النساء کو طلاق دے دی۔ حافظ صاحب میرا شوہر چرس کے سگریٹ پیتا رہتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بڑا سو رما کہتا رہتا ہے۔ اس سے میرے پانچ بچے ہیں جس میں دو لڑکیاں اور تین لڑکے ہیں۔ برائے مہربانی آپ قرآن وحدیث کے حوالے سے بتائیں کہ طلاق ہو گئی یا نہیں۔ میرا نان نفقہ کا حق بنتا ہے۔ جو وہ دینا نہیں چاہتا میں ایک بچہ بھی اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتی۔

ج:۔ آپ کو طلاق ہو گئی۔ دوبارہ مصالحت کی کوئی گنجائش نہیں۔ بچوں کی کفالت اس کے ذمہ ہے۔ آپ کے ذمہ نہیں۔ عدت ختم ہونے تک آپ نان و نفقہ کی مستحق ہیں۔ عدت کے بعد نہیں۔

عمروں میں فرق کا نکاح

از انوار الحق۔ باڑہ خیبر ایجنسی

س:۔ زید ایک دس سالہ بچہ ہے۔ اور عمر کی لڑکی عمر رسیدہ یعنی مکمل عورت ہے۔ ۲۰ یا ۲۵ سال کی ہے۔ جب کہ اور کوئی عارضہ نہیں ہے۔ عمروں کا لحاظ ہے۔ ایک مولوی سے سنا ہے کہ یہ غیر کفو ہیں۔ نکاح جائز نہیں ہوتا ہے۔

ج:۔ لڑکی اور اس کے والدین راضی ہوں تو جائز ہے

اہلِ مغرب کی

انسانیت سے نفرت کتوں سے محبت

مولانا منظور احمد الحسینی لندن

اسلام میں جانوروں کے حقوق: اسلام میں جانوروں کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل جاہلیت کے دور میں جانوروں پر جو ناروا ظلم کئے جاتے تھے ان سب کی آپ نے بیخ کنی کر دی جابجا آپ کے فرامین میں جانوروں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی گئی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کی بخشش فرما دی جس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا اس طرح دوسری حدیث میں ہے کہ ایک بدچلن عورت کی پیاسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخشش کر دی گئی۔

باایں ہمہ جانوروں کی حلت اور حرمت کے اعتبار سے احکامات علیحدہ ہیں۔ اسلامی شریعت میں کتے کی وفاداری اور آقا پرستی کی عادت کے باوجود اس کو نجس قرار دیا گیا ہے اور بلا ضرورت کتا پالنا ناجائز اور ممنوع قرار دیا گیا ہے چنانچہ صحیح احادیث میں اس کی ممانعت فرمائی گئی ہے ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو۔

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بجز ان تین غرض کے کتا پالے ۱۔ جانوروں کی حفاظت ۲۔ شکار ۳۔ کھیت کی حفاظت۔ تو اس کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔ اور دوسری حدیث میں اس عالم کے قیراط کی مقدار احد پہاڑ کے برابر آئی ہے۔

"مغربی ممالک اور کتا" مغربی دنیا کے لوگ کو انسانوں سے زیادہ کتوں سے محبت ہے آپ امریکہ آسٹریلیا یا یورپ کے کسی ملک میں چلے جائیں ہر تیسرے یا چوتھے شخص کے ہاتھ میں کتے کی زنجیر ہوگی یا کتا اس کے ساتھ چل رہا ہوگا۔ بہت سے اس سے بھی دو قدم آگے کتے کو گود میں اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ یا اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ میں اپنے ساتھ بٹھایا ہوا ہوگا۔

یہ لوگ کتے کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ اپنے ساتھ بٹھاتے ہیں سلاتے ہیں بلکہ بعض اپنے بچوں سے زیادہ کتوں سے پیار کرتے ہیں۔

اکتوبر ۱۹۸۸ء میں شکاگو میں ایک دوست کے ہاں ہم کھانے کی دعوت میں مدعو تھے۔ باتوں باتوں میں ہم نے یونہی پوچھ لیا کہ آپ کا پڑوس تو اچھا ہوگا انہوں نے کہا یہاں کسی پڑوسی کو پڑوسی سے سروکار نہیں ہے انہوں نے بتلایا ہمارے پڑوس میں ایک انگریز بڑھیا رہتی ہے اس کی عمر ۸۰ سال ہے وہ اکیلی چھ سات کتوں کے ساتھ رہتی ہے ایک مرتبہ اس بڑھیا کی لڑکی ملنے کے لئے آئی اس کے تین چار بچے بچیاں ہیں۔ بڑھیا نے بمشکل ایک دن اپنی لڑکی کو رکھا۔ دوسرے دن لڑکی کو چلتا کر دیا اور کہا کہ میں تمہارے بچوں کو نہیں رکھ سکتی کتوں کو تکلیف ہوتی ہے حالانکہ بڑھیا کا بہت بڑا دو منزلہ گھر ہے وہ اگر چاہتی تو اوپر والے خالی حصے میں اپنی لڑکی کو ٹھہرا سکتی تھی۔

ایک قریبی دوست نے بتایا کہ ایک انگریز لڑکی میں نے بازار میں دیکھی کہ وہ کون آئسکریم کھا رہی تھی کتا اس کی گود میں تھا ایک مرتبہ کون اپنے منہ میں لیتی تھی دوسری مرتبہ کتے کے منہ میں دیتی تھی۔

کتوں سے پیار کی حد یہ ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے تو وہ مرتے وقت صرف کتے کو یاد کرتا ہے اور حد تو یہ ہے کہ بسا اوقات کتوں کے لئے بڑی جائیداد چھوڑی جاتی ہے دوسری طرف کتے پالنے والے کے گھر کا یہ حال ہوتا ہے کہ ان کے گھر میں اور باہر ایک خاص قسم کی گندگی کی بدبو ہوتی ہے ان کے بستر اور صوفہ سیٹ پر کتوں کے بال ہوتے ہیں۔ آج کل یورپی ممالک امریکہ اور آسٹریلیا کے شہروں کی گلیوں میں عام طور پر آپ کو کتے کی غلاظت پڑی ہوئی نظر آئے گی ان ممالک میں کئی کمپنیوں کا کاروبار صرف کتے کی خوراک ہے جس پر لاکھوں ڈالر اور پونڈ خرچ کئے جاتے ہیں۔ ان ممالک میں اگر صرف اس جانور کے خرچے پر اٹھنے والے مصارف کا اندازہ کیا جائے تو اربوں ڈالر تک پہنچتا ہے۔

ایک طرف دنیا کے تین بڑے حصوں میں ایک جانور کے پالنے اور رکھ رکھاؤ کیلئے اربوں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں دوسری طرف سوڈان موزمبیق اور دیگر ممالک میں انسان بھوک کی وجہ سے مر رہے ہیں اس وقت ان ملکوں میں شدید قحط ہے انسانیت پریشان ہے مگر ان نام نہاد مہذب کہلانے اور بزعم خویش انسانیت کا دم بھرنے والوں کو انسانیت کی کوئی فکر نہیں ہے وہ صرف کتوں کے غم میں گھلے جا رہے ہیں جتنا یہ لوگ کتوں پر خرچ کرتے ہیں اگر اس کا آدھا بھی ان قحط زدہ علاقوں پر خرچ کریں تو وہ لوگ صرف یہ نہیں کہ مرنے سے بچ جائیں گے بلکہ اچھے خاصے تنومند ہونے کے ساتھ ساتھ امیر کبیر ہو جائیں گے۔

مغربی ممالک میں کتوں کے بارے میں پوسٹ مین بہت پریشان ہیں۔ پچھلے دنوں ایک خبر شائع ہوئی جس کا متن حسب ذیل ہے:

"گلاسکو سکاٹ لینڈ میں پوسٹ مینوں پر کتوں کے حملے اور انہیں کاٹنے کے واقعات کے خلاف پوسٹ مینوں نے ایک منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت ان کا ایک وفد پورے سکاٹ لینڈ کا دورہ کرے گا ان کے ساتھ ایسے پوسٹ مینوں کی تصاویر ہوں گی جنہیں کتوں نے کاٹ کھایا ہے اس کے علاوہ لوگوں سے یہ

بھی کہا جائے گا کہ خطوط کی تقسیم کے دوران اپنے کتوں کو کنٹرول میں رکھیں۔

ملت یکم نومبر ۱۹۸۸ء

کتے کے بارے میں ایک دلچسپ واقعہ یاد آیا ایک مرتبہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ریل میں سفر کر رہے تھے ایک نوجوان کتا لئے ہوئے سوار تھا اس نے مولانا کے سامنے کتے کے کمالات بیان کرکے کہا کہ اس کے پالنے میں کیا حرج ہے مولانا فرماتے ہیں میں نے کہا جناب بے شک کتے کے یہ کمالات ہیں مگر ایک عیب اس میں ایسا سخت ہے کہ جس نے تمام کمالات پر مٹی ڈال دی ہے کہ اس میں قومی ہمدردی نہیں ہے کہ اپنے ہم جنس کو کبھی برداشت نہیں کرتا مولانا نے سچ فرمایا یہی اثرات ان ملکوں میں رہنے والے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

دلچسپ

علمی لطائف

مولانا قاضی محمد اسرائیل ۔ مانسہرہ

چند دنوں کی بات ہے کہ بندہ کی نظر سے حضرت علامہ ابن جوزی بغدادی کی کتاب لطائف علمیہ گزری جو بڑی دلچسپ کتاب ہے۔ لطائف کی صورت میں بڑے بڑے مسائل کو حل کردیا ہے آئیے چند لطائف خوش وقتی کے لئے پڑھیں۔

• حضرت بہلول سے پوچھا گیا ایک ایسے شخص کا انتقال ہو گیا جس نے اپنے پیچھے ایک بیٹا ایک بیٹی اور ایک بیوہ چھوڑی ہے مگر مال کچھ نہیں چھوڑا۔ تو ترکہ کی تقسیم کیوں کر ہو۔ بہلول نے جواب دیا اس طرح کہ بیٹے کے حصے میں یتیمی، بیٹی کے حصے میں گریہ اور بیوی کے حصے میں گھر کی ویرانی جو باقی بچے وہ دوسرے ورثاء کا حصہ۔

• ایک عجمی نے ایک عرب کو دعوت دی اپنے ہاں مدعو کیا جب کھانے سے فارغ ہو چکے تو مہمانوں نے دعوت کی تعریف شروع کی عرب کی طرف دیکھا کہ وہ کیا کہتا ہے اس نے کہا کھانا تعریف سے کہیں بلند تھا کیونکہ پانی کے سوا اس کی ہر چیز ٹھنڈی تھی۔

• ایک شخص مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوا تو دوران نماز کسی نے اس کا جوتا چرا کر یہودیوں کے کنیسہ میں رکھ دیا جو مسجد کے قریب واقع تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر شخص مذکور نے اپنا جوتا ڈھونڈنا شروع کیا تو کنیسہ میں رکھا ہوا پایا کہنے لگا تیرا برا ہو میں اسلام لایا تو یہودی ہو گیا۔

• ایک شخص ایک بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو گیا بادشاہ نے پوچھا کیوں کھڑا ہے؟ اس نے جواب دیا اس لئے کہ بٹھا دیا جاؤں۔ بادشاہ نے خوش ہو کر اسے عہدہ عطا کیا۔

• ایک اصفہانی نے ابو حقان کو دیکھا کہ وہ کسی کے ساتھ سرگوشی کر رہے ہیں سوال کیا تم دونوں کس کے بارے میں آہستہ باتیں کر رہے ہو؟ ابو حقان نے کہا تیری تعریف کے بارے میں

• ہارون الرشید نے اپنے زمانے کے قاضی القضاۃ حضرت امام ابو یوسف سے کہا کہ تمہیں فالودہ پسند ہے یا لوزینہ؟ قاضی صاحب نے جواب دیا امیر المؤمنین جب تک فریقین حاضر نہ ہوں میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

• ابن الاعرابی اصمعی نقل کرتے ہیں کہ میں کوفے کی ایک سڑک سے گزر رہا تھا ایک شخص کو دیکھا جو کندھے پر ایک گھڑا رکھے یہ شعر پڑھتے جا رہا تھا میں اپنے نفس کی عزت کرتا ہوں اگر میں خود ہی اس کی توہین کرنے لگوں تو کسی پر اس توہین کے بعد اس کی عزت واجب نہیں رہتی مجھے پہاڑ کی چوٹیوں سے چٹانوں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں لوگوں کے احسانات کا بوجھ اٹھاؤں لوگ کہتے ہیں کہ مزدوری میں عار ہے حالانکہ تمام تر عار سوال کرنے میں ہے

• ایک دفعہ بغداد میں طاعون پھیلا تو خلیفہ نے اپنے قصر کے چبوترے پر ایک شخص کو بٹھا دیا جو ایک برتن میں فی مردہ ایک دانہ ڈال کر اموات کا شمار کرتا تھا پہلے دن اموات ایک لاکھ بیس ہزار تھیں دوسرے دن ایک لاکھ پچاس تیسرے دن کچھ لوگ میت کو لے کر ادھر سے گزرے تو وہ حسب معمول گنتی کر رہا تھا واپس آئے تو غائب پایا اس کی جگہ دوسرا بیٹھا ہوا تھا لوگوں نے پوچھا وہ کہاں گیا؟ جواب ملا وہ بھی برتن میں چلا گیا۔

"اللہ اللہ دربار محمد ﷺ"

عبدالوحید بی ایس سی ۔ انگروارتی سمرن۔

غزوۂ تبوک کی تیاری میں حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف جیسے جلیل القدر اصحاب رسول ہزاروں دینار طلائی اور درہم نقرئی حاضر کر رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ گھر گئے اپنے تمام نقد و جنس و مواشی کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ گھر میں رہنے دیا اور دوسرا خدمت اقدس میں حاضر کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے تن پوشی کے سوا تمام چیزیں جن کے سوا تمام چیزوں جن پر چیز کا اطلاق ہو سکے حضورؐ کے قدموں میں لا کر رکھ دیں۔

حضرت عمرؓ نے (جیسا کہ خود فرماتے ہیں) اکثر موقع پر حضرت ابوبکرؓ سے نیکی میں بڑھ جانے کی کوشش کی تھی آج ان کے پاس نقد و جنس زیادہ تھے اس لئے خیال ہوا کہ آج تو ضرور اس نیکی میں سبقت لے گیا ہوں۔ خدا کا رسول ان تمام خطرات قلب کو محسوس فرما رہا تھا۔ اسلئے ابوبکرؓ کے سامنے عمرؓ سے پوچھا کہ تم نے اہل و عیال کے لئے کیا رکھا ہے۔ عمرؓ نے عرض کیا "نصف" پھر ابوبکرؓ سے پوچھا تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا رکھ چھوڑا ہے؟ کہا "اللہ ورسولہ" اللہ اور اس کے رسول کو رکھ چھوڑا ہے۔

پروانے کو ہے شمع تو بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسول بس (اقبال)

یہی وہ صدیقیت تھی جس کو معلوم کرنے کے بعد عمرؓ نے مقابلہ و مسابقت کا خیال ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔ یہ بڑے بڑے دولت مند اور صاحب ایثار مجلس مبارک میں دست بستہ حاضر ہیں اور خوشنودی رسولؐ کی لازوال دولت لوٹ رہے ہیں۔ پیش کردہ مال و اسباب کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ اتنے میں ایک مسکین مزدور ابو عقیل انصاریؓ حاضر ہوتا ہے۔ جس کے ہاتھوں میں رات بھر چلاتے چلاتے چھالے پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے ہاتھوں میں دو سیر کھجوروں کی ٹوکری ہے۔ پونجی کی کمی سے آنکھوں میں شرمندگی جھلک رہی تھی۔ مگر ساغر دل میں بادۂ اخلاص چھلکا پڑتا ہے اس نے رات بھر مزدوری کرکے چار سیر کھجوریں حاصل کی ہیں۔ دو سیر گھر دے آیا ہے۔ دو سیر اس مجلس میں چندے کے لئے لایا ہے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے بچیوں اور طلباء و طالبات کا صفحہ

فرزندِ اسلام

حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ

صادق فراز .... شجاع آباد

حضرت خالد بن سعیدؓ کا شمار بھی اولین مسلمانوں میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑا ہوں۔ میرا باپ آگ میں دھکا دے رہا ہے اور نبی کریمؐ مجھے کندھوں سے پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ حضرت خالدؓ نے یہ خواب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سنایا تو آپؓ نے اسلام قبول کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ آپ نے اسلام قبول کر لیا۔

جب حضرت خالدؓ کے قبولِ اسلام کا علم ان کے والد کو ہوا تو انہوں نے آپؓ کو قید کر دیا اور بہت تنگی کی۔ طبقات ابن سعد کی روایات کے مطابق آپؓ کو تین یوم بھوکا پیاسا رکھا گیا اور سخت سزائیں دیں۔ جب نبی کریمؐ کے حکم سے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے ہجرتِ ثانی کی۔ حضرت خالد اور ان کی زوجہ محترمہ امیمہ بنت خالد الخزیمہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ آپ کم و بیش دس سال تک حبشہ میں مقیم رہے۔ بعد ازاں مدینہ منورہ پہنچے۔ حضرت خالد نے عمرۃ القضا، حنین، تبوک اور طائف کے غزوات میں حصہ لیا۔ آپؓ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آنحضرتؐ نے مذحج اور صنعاء یمن کے صدقات کا عامل مقرر فرمایا۔ آنحضرتؐ کی وفات تک حضرت خالدؓ اس عہدے پر فائز رہے۔ آپؓ کی کوشش سے نبی کریمؐ اور اہلِ طائف کے درمیان صلح ہوئی اور آپؓ ہی نے وفد ثقیف کو اہلِ طائف کا نوشتہ لکھ کر دیا (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۹۷)

آپؓ کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی عبارت سب سے پہلے آپ نے ہی لکھی (واللہ اعلم) حضرت خالدؓ قدیم الاسلام تھے اور آپ پہلے صحابی ہیں جو مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مصحف یعنی وحی لکھتے رہے۔ اور جب مدینہ لوٹے تو نبی کریمؐ کے لئے دوبارہ خطوط لکھنا شروع کیا۔ طبری میں ہے کہ حضرت خالدؓ و حضرت معاویہؓ آپؐ کے پاس بیٹھ کر آپؐ کی ضروریات اور معاملات لکھا کرتے تھے۔ آپ مشہور کاتبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں۔

سب میں اعلیٰ

از ملک عبدالرب .... دوڑ شہر نواب شاہ

۱۔ تمام پیغمبروں میں افضل رسول اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔ تمام کتابوں میں اعلیٰ کتاب قرآن مجید
۳۔ تمام صحابہ میں افضل اور اعلیٰ سیدنا صدیق اکبرؓ
۴۔ فرشتوں میں سب سے اعلیٰ جبرئیل علیہ السلام
۵۔ امتوں میں سب سے اعلیٰ امت امتِ محمدیہ
۶۔ تمام جماعتوں میں سب سے اعلیٰ جماعت صحابہ کرام کی جماعت۔
۷۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے سب سے اعلیٰ معجزہ قرآن ہے۔
۸۔ سب سے اعلیٰ شہر مکہ اور مدینہ ہیں۔
۹۔ صداقت میں سب سے اعلیٰ صدیق اکبرؓ ہیں
۱۰۔ عدالت میں سب سے اعلیٰ فاروق اعظمؓ ہیں۔
۱۱۔ سخاوت میں سب سے اعلیٰ عثمان غنیؓ ہیں۔
۱۲۔ شجاعت میں سب سے اعلیٰ علی المرتضیٰؓ ہیں
۱۳۔ تدبر اور سیاست میں سب سے اعلیٰ سیدنا معاویہؓ ہیں
۱۴۔ ازواج مطہرات میں سب سے اعلیٰ سیدہ نا عائشہ صدیقہؓ ہیں۔
۱۵۔ مخلوقات میں سے اعلیٰ مخلوق انسان ہے۔
۱۶۔ تمام تنظیموں میں اعلیٰ تنظیم مجلس تحفظ ختم نبوت ہے

رسولوں پر ایمان

راؤ عبداللطیف شہزاد۔ کوٹلہ جام۔

رسولوں پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے جو انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔ ان سب کو برحق سمجھا جائے۔ اور ان کی لائی ہوئی شریعت کو ضابطۂ حیات تسلیم کیا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے افضل اور آخری نبی تسلیم کیا جائے اور آپ کی حیات طیبہ کو اپنے لئے اسوۂ حسنہ تسلیم کیا جائے۔ اور یہ بھی اقرار کرے کہ آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ آپ کی نبوت قیامت تک قائم رہے گی۔ یہی عقیدہ ختم نبوت کا عقیدہ کہلاتا ہے۔

شہید کی فضیلت

(محمد یوسف رانا روڑہ تحصیل خوشاب)

قرآن و حدیث میں شہادت کی بڑی فضیلت بیان ہوئی۔ جو لوگ اسلام اہل اسلام کی حفاظت میں جان قربان کر دیں وہ بہت معزز لوگ ہیں اور خدا کے نزدیک ان کا مقابلہ اور رتبہ انسانوں کے لئے ناقابل فہم ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جائیں اور عام مردوں کی طرح مردہ مت کہو وہ حقیقت میں زندہ ہے مگر تم اس بات کا شعور نہیں رکھتے۔

بچوں پر شفقت

(محمد اشرف۔ شیشہ والا کروڑ)

اللہ تعالیٰ کے آخری نبیؐ بچوں پر شفقت فرماتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا "بچے جنت کے پھول ہیں۔ جو ان سے محبت نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے"

ہادی عالمؐ نے بچوں کو اتنی محبت دی تھی کہ آپؐ کو کسی بھی جگہ دیکھ کر بچے اپنا کھیل تک چھوڑ کر اچھلنے کودنے اور شور مچانے لگ جاتے۔ وہ آپؐ سے لپٹ جاتے اور اتنا خوش ہوتے کہ جیسے انہیں مٹھائی سے بھی بڑھ کر کچھ مل گیا ہو۔ بچوں کے لئے محبت مٹھائی سے بڑھ کر ہے نبی کریمؐ بھی بچوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔ ان کو سلام کرتے دعا دیتے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ان کو پیار کرتے اپنے کندھوں پر بٹھاتے ان کی دلچسپی کی باتیں کرتے۔ قطار لگا کر ان کو دوڑاتے

بچے دوڑ کر آپؐ کے جسم اطہر پر گر جاتے آپؐ ان کی اس حرکت کا برا نہ مناتے بلکہ خوش ہوتے ایسی بات کرتے کہ بچے بھی خوش ہو جاتے۔ راستے میں اگر بچے مل جاتے تو ان کو اپنی سواری پر بٹھا لیتے۔ بچے غلطی کرتے تو ان کو معاف فرما دیتے اور سمجھا دیتے ان کو مارنے سے منع کرتے۔ ایک جنگ میں مسلمانوں نے کافروں کے بچوں کو قتل کر دیا۔ آپؐ کو خبر ملی تو ناراض ہوئے اور فرمایا" بچے تم سے اچھے ہیں ان کو قتل نہ کرنا۔

حضرات شیخین رضی اللہ عنہم

میمونہ طاہرہ ...... سرگودھا

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضورؐ نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاقاً اس زمانہ میں میرے پاس کچھ مال موجود تھا۔ میں نے کہا آج میرے پاس اتفاق سے مال موجود ہے اگر میں ابوبکر صدیقؓ سے سبقت لے جاؤں تو آج بڑھ جاؤں گا۔ یہ سوچ کر خوشی خوشی گھر گیا اور جو کچھ گھر میں رکھا تھا اس میں سے آدھا لے آیا حضورؐ نے فرمایا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا میں نے عرض کیا آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو کچھ رکھا تھا سب لے آئے حضورؐ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا۔ فرمایا اللہ اور اس کے رسولؐ کو چھوڑ آیا۔ یعنی اللہ اور اس کے رسولؐ کے نام کی برکت اور ان کی رضا اور خوشنودی کو چھوڑ آیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں سوچا کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ اقبالؒ نے خوب کہا ہے ؎

پروانے کو چراغ بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

گوہر ہائے آبدار

محمد سردار ...... ماڑی شاہوالی

◉ اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص نے ہدایت پائی تو یہ تمہارے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

◉ اپنے کاموں کی تکمیل میں ہر ممکن رازداری سے کام لو۔

دستور العمل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص سندھ

از: مولانا فیض اللہ، خطیب مدینہ مسجد

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

اما بعد

(۱) اصول تعاون۔

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدۃ۔ آیت۔ ۲)

(ترجمہ) اور آپس میں نیک کام اور پرہیزگاری پر مدد کرو اور گناہ اور ظلم پر مدد نہ کرو۔

لہٰذا نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ مگر گناہ، ظلم اور ستم کے کام میں ہرگز معاون نہ بنیں۔

(۲) مخلوق کی نفع رسانی۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ:

الخلق کلھم عیال اللہ فاحبھم الی اللہ انفعھم لعیالہ (الجامع الصغیر)

(ترجمہ) ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ پس اللہ کے نزدیک سب سے پیارا وہ ہے جو اس کے کنبے کو نفع پہنچائے۔

لہٰذا مخلوق خدا کو ہدایت کی جائے کہ وہ پرہیزگار بنیں۔ شرعی اوامر پر عمل کریں اور شرعی نواہی کے قریب ہرگز نہ جائیں۔ یہ بڑی نفع دینے والی بات ہے ؎

وہ مومن ہے بھلا جو سب خدائی کے لئے چاہے
جو خود اپنے لئے چاہے وہ بھائی کے لئے چاہے

پس خود پارسا بنو اور دوسروں کو پارسا بناؤ۔

(۳) عقیدۂ ختم نبوت۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

(ترجمہ) محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسولؐ اور سب نبیوں کے خاتم ہیں۔ (الاحزاب۔ آیت۔ ۴۰)

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

لا نبی بعدی؛
(میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا)۔

آپؐ اللہ تعالیٰ کے آخری رسولؐ اور نبیؐ ہیں آپؐ کے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ قیامت تک کے لئے سب انسانوں کے لئے پیغمبر ہیں۔ اب جو بدنصیب ختم نبوت کے اس صحیح عقیدے کا منکر ہوگا وہ نجات نہ پائے گا اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

اللھم لا تجعلنا منھم۔

(۴) طریقۂ تبلیغ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"اپنے رب کے راستے کی طرف دانشمندی اور عمدہ نصیحت سے بلا۔ اور ان سے پسندیدہ طریقے سے بحث کر۔ (النحل آیت ۱۲۵)

لہٰذا وعظ، نصیحت اور تبلیغ کرتے وقت مذکورہ آداب کا خیال رکھنا چاہیئے۔ سچی نصیحت آمیز اور حکمت بھری باتیں نہایت نرمی، خوش خلقی، دلسوزی اور خیر خواہی سے بیان کریں۔ کسی کی فضیحت اور توہین مقصود نہ ہو۔ بد اخلاقی، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے کی باتوں سے زبان کو روکا جائے۔ اس طریقہ کو اپنانے کا فائدہ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنیئے آپ فرماتے ہیں کہ:

"...... موعظت حسنہ، مؤثر اور رقت انگیز نصیحتوں سے عبارت ہے، جن میں نرم خوئی، دلسوزی کی روح بھری ہو۔ اخلاص،

باقی صفحہ ۲۶ پر

مرزا قادیانی دجّال

اپنے عقائد اور دعووں کے آئینے میں

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی صاحب کا یہ قیمتی مقالہ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دارالعلوم دیوبند میں منعقدہ تربیتی کیمپ میں پیش کیا گیا تھا ——————

مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی دیوبند

دین اسلام ابتدائے قیام سے مختلف النوع فتنوں سے دوچار ہوتا رہا ہے۔ جو اس کی ترویج کی راہ میں کوہ گراں بنتے رہے ہیں۔ لیکن اس تاریخی حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں ہے۔ کہ اللہ رب العزت کی تائید و نصرت سے علمائے اسلام وعلمائے امت نے اسلام کے خلاف ان تمام اٹھنے والے فتنوں کا پامردی سے مقابلہ کیا۔ اور اسلام کے حریفوں کو ہر محاذ پر شکست فاش دے کر اسلام کے کارواں کو آگے بڑھایا۔

چنانچہ قرون اولیٰ میں خارجیت، رافضیت، اعتزال، جبر و قدر کے نام سے پے درپے انتہائی خطرناک قسم کے فتنے برپا کئے گئے۔ کہ اگر خدائی وعدہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون" کا ظہور علمائے دین ومحافظین شریعت کی صورت میں نہ ہوا ہوتا تو ملت اسلامیہ کی یہ عظیم الشان عمارت کب کی زمیں بوس ہوگئی ہوتی۔ لیکن حفاظت خداوندی کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے کہ آفتاب اسلام اپنی تمام تر تابانیوں کے ساتھ بسیط ارض پر ضیاء پاش اور نور افشاں ہے۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره الکافرون۔

قرون اولیٰ کی طرح دور جدید میں بھی دشمنان دین نے اسلام کے محاسن وبرکات سے انسانیت کو محروم کر دینے کی غرض سے متعدد فتنوں کو جنم دیا۔ جن میں سب سے زیادہ خطرناک فتنہ "قادیانیت" ہے جو انگریزوں کی بدنام زمانہ ڈیوائڈ اینڈ رول "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی بنیاد پر سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کھڑا کیا گیا تھا۔ طالع آزما انگریز اپنے علم و تجربہ کی بنیاد پر اچھی طرح سمجھتے تھے کہ جب تک مسلمانوں کو وحدت ملی، کتاب وسنت سے والہانہ شیفتگی، جذبہ جہاد اور عقیدۂ ختم نبوت سے محروم نہیں کر دیا جاتا۔ اس وقت تک ہمارا استعماری نظام مستحکم اور پائیدار نہیں ہو سکتا۔ اپنی ان مکروہ اغراض کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے انہیں ایک ایسے دین فروش کی تلاش تھی۔ جو اپنے آپ کو ملت اسلامیہ کا فرد کہلانے کے باوجود حطام دنیا کی ہوس میں اسلام کے خلاف سب کچھ کر سکتا ہو۔ چنانچہ انہیں پنجاب کے ضلع گورداسپور میں "مرزا غلام احمد قادیانی" کی شکل میں اپنا گوہر مقصود مل گیا۔ انجام کار انہیں انگریزوں کی تحریک پر "مرزا" نے مسلمانوں کو شاہراہ اسلام سے دور کرنے اور ان میں انتشار وتفریق پیدا کرنے کی غرض سے جھوٹی نبوت کا سوانگ رچایا اور اسلام کی جانب منسوب کر کے ملت اسلامیہ کے سامنے ایسے ایسے عقائد ونظریات پیش کئے۔ جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ خود مرزا کی درج ذیل تحریر اس بات کی شاہد ہے۔ کہ مرزا کی یہ ساری فتنہ پردازیاں انگریزوں ہی کے چشم و ابرو کی رہین منت ہیں۔

"اے بابرکت قیصرہ ہند (ملکہ وکٹوریہ) تجھے تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں۔ خدا کی رحمت کی اس رعایا پر ہے۔ جس پہ تیرا ہاتھ ہے تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے" (ستارہ قیصرہ صفحہ ۱۵)

اس نبی افرنگ نے مسلمانوں کو اسلامی عقائد واعمال سے برگشتہ کرنے اور ہمیشہ کے لئے فرنگیوں کا بندۂ بے دام بنائے رکھنے میں اپنی تمام کوششیں اور توانائیاں صرف کر دیں۔ جس کا اعتراف مرزا نے بایں الفاظ کیا ہے۔

"میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت (برطانیہ) کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔ اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں (تریاق القلوب صفحہ ۲۵)

پھر مزید صراحت بیان کرتے ہوئے یوں لکھتا ہے

"میری عمر کا اکثر حصہ سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گذرا ہے (ایضاً صفحہ نمبر ۲۵)

انگریزوں کے الطاف بے پایاں اور نوازشات بیکراں نے اسے اس درجہ مدہوش کر دیا تھا کہ اسلام کی بیخ کنی اور دین خداوندی کے مسخ کرنے کو اپنی زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد بنا لیا تھا۔ اپنی اس منحوس کارگزاری میں انگریزوں کے تعاون پر وہ ان الفاظ میں ان کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔

"اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے۔ مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ ہرگز ممکن نہ تھا۔ کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے۔ اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ نمبر ۲۷)

ظاہر ہے یہ اسلام کے ازلی دشمن انگریزوں کے اشارے اوران کے احسانات کے زیر سایہ جس جھوٹی نبوت کا بہروپ بھرا گیا تھا۔ اس کی جانب سے وحی و الہام کے نام سے امت مسلمہ کے سامنے جو کچھ پیش کیا گیا ہے۔ اس کا کتاب و سنت سے کیوں کر میل کھا سکتا ہے۔ اس لئے ان خرافات سے اگر اسلام کو کوئی نسبت ہو سکتی ہے تو تضاد ہی کی ہوگی۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد مسیلمۂ ہند مرزا غلام احمد قادیانی کے توحید و رسالت وغیرہ کے سلسلے میں چند عقائد اور دعاوی پیش کئے جارہے ہیں۔ جس سے روز روشن کی طرح یہ بات آشکارا ہو جائے گی۔ کہ مرزا اور اس کے حاشیوں نے اپنی تصانیف میں اسلام کا نام لے کر جن عقائد و نظریات کو پیش کیا ہے۔ ان کا اس کے متعارف و متوارث عقائد و اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بالفاظ دیگر یہ اسلام کے متوازی ایک جدید اسلام کی تشکیل ہے۔ جس کا قرآن وحدیث سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔

توحید اور خدا کی ذات وصفات کے متعلق دعوے وعقائد

مرزا کو اس بات کا زعم ہے کہ ان کے قلب پر الہامات بارش کی طرح برستے ہیں، درحقیقت مرزا کا ایک فریب ہے۔ وہ اپنے عقیدے کے لوگوں کے سامنے الہام وحی کے نام سے پیش کرتا ہے۔ تاکہ بندگان خدا کو اپنے دام شیطانی کا شکار بنا سکے۔ ذیل میں اس کے چند من گھڑت اور جھوٹے دعوے پیش کئے جارہے ہیں۔ جسے وہ الہام کا نام دیتا ہے۔

دعویٰ نمبر۱:۔ مرزا اپنے ایک الہام کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

(قال اللہ تعالیٰ) اصلی واصوم واسہر وانام

(البشریٰ ج ۲ صفحہ ۹۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نماز پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، جاگتا ہوں، اور سوتا ہوں۔

گویا خدا بھی بندوں کی طرح عبادت کا مکلف اور پابند ہے۔ اور انسانوں اور دیگر حیوانات کی طرح سونے و جاگنے کا محتاج ہے۔ "مرزا" کا باری تعالیٰ عزاسمہ کے متعلق یہ دعویٰ و عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت شدہ عقیدہ کے بالکل متضاد اور منافی ہے۔

دعویٰ نمبر۲:۔ ایک الہام کی ترجمانی ان الفاظ میں کی ہے۔

خاطبنی اللّٰہ یقول لہ اسمع یا ولدی

(البشریٰ ج ۱ صفحہ ۴۹)

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ خطاب کیا "اے میرے بیٹے سن"

اس من گھڑت الہام میں بعینہ عیسائیت کے عقیدہ ابنیت کو پیش کیا ہے۔ جس کی تردید کتاب الٰہی کے مقاصد میں سے ایک اہم ترین مقصد ہے۔

دعویٰ نمبر۳:۔ ایک الہام یہ بھی ہے۔

یا قمر یا شمس انت منی وانا منک

(حقیقۃ الوحی صفحہ نمبر ۷۴)

اے ماہتاب، اے آفتاب تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں

اس الہام کے ذریعہ خود کو (نعوذ باللہ) خدا کا جز ثابت کرنے کی مشرکانہ سعی کی گئی ہے۔

دعویٰ نمبر۴:۔ ایک الہام کے تیور اور بھی ملاحظہ کیجئے۔ خدا کی جانب افترا کرتے ہوئے انگریزوں کا یہ زرخرید لکھتا ہے۔

انا نبشرك بغلام مظهر الحق كان الله نزل من السماء

ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔ جو حق ظاہر کرنے والا ہوگا۔ (وہ ایسا ہوگا) گویا آسمان سے خدا اتر آیا ہے۔

استغفراللہ، استغفراللہ مرزا نے اپنے اس دعوی میں اپنے بیٹے کو خدا سے تشبیہ دی ہے۔

استغفراللہ، استغفراللہ

صفات الٰہیہ سے متصف ہونے کا دعویٰ

دعویٰ نمبر۱:۔ اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ اور یہ صفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملی ہے (خطبہ الہامیہ ترجمہ صفحہ نمبر ۵۵)

مرزا کا یہ نمرودی دعویٰ موحد اعظم خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عقیدہ "ربی الذی یحیی ویمیت" کے سراسر خلاف ہے۔

دعوی ۲:۔ بنام الہام مرزا کا یہ افتراء بھی صفات باری تعالیٰ میں دخل اندازی کی مشرکانہ کوشش ہے۔

انما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون (حقیقۃ الوحی صفحہ نمبر ۱۰۵)

تو یعنی (مرزا) جس بات کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ تیرے حکم سے اسی وقت ہو جاتی ہے۔

قدرت کن فیکون یعنی تصرف بالارادہ کی قدرت صرف ذات باری جل مجدہ کو حاصل ہے۔ اسی صفت میں بہ نص قرآنی ان کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہے۔

دعوی ۳:۔ اس دعویٰ کا شرک ہونا اظہر من الشمس ہے

انت منی وانا منك ظهورك ظهوری

(تذکرہ صفحہ ۷۱۱)

تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں، تیرا ظہور میرا ظہور ہے

دعوی ۴:۔ دعویٰ نمبر ۳ کی طرح یہ دعویٰ بھی شرک محض ہے۔ اور اپنے آپ کو نعوذ باللہ خدائے پاک کا ہمسر کہنے کی کوشش فرعونی ہے۔

الارض والسماء معك كما هو معي (انجام آتھم صفحہ ۷۹)

زمین و آسمان تیرے ساتھ ہے۔ جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے

دعوی ۵:۔ اس جھوٹے دعویٰ کو بھی ملاحظہ کیجئے۔ کس

میٹھادر صرافہ بازار میں معیاری زیورات کا مرکز

عبدالخالق اینڈ سنز جیولرز

دوکان نمبر ۹۱، N.P

صرافہ بازار میٹھادر کراچی

فون : ۷۴۵۵۷۳

طرح خدا کی صفت تخلیق کو اپنے اوپر چسپاں کر رہا ہے۔ اور عین خدا بننے کی فرعونی و نمرودی حرکت میں مبتلا ہے

رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو وبینما انا فی ھذہ الحالۃ کنت اقول انا نرید نظاما جدیدا السماء الجدید والارض الجدیدۃ فخلقت السموات والارض اولا بصورۃ اجمالیۃ لا تفریق فیھا ولا ترتیب ثم فرقتھا ورتبتھا بوضع ھو مراد الحق وکنت اجد فی نفسی علی خلقھما کالقادرین ثم خلقت السماء الدنیا وقلت انا زینا السماء الدنیا بمصابیح ثم قلت الآن نخلق الانسان من سلالۃ من طین

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ نمبر ۵۶۴، ۵۶۵)

میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں عین خدا ہوں۔ اور میں نے یقین کر لیا کہ میں واقعی خدا ہی ہوں۔ میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے کہا — میں ایک جدید نظام اور نیا آسمان نئی زمین بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ چنانچہ (اس ارادہ کے مطابق) پہلے میں نے زمین و آسمان کی اجمالی صورت پیدا کی۔ جس میں تفریق و ترتیب نہیں تھی۔ پھر میں نے انہیں جدا کیا۔ اور ترتیب دی۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ اور کہا کہ میں نے آسمان کو دنیا کے چراغوں سے آراستہ کیا ہے۔ پھر میں گویا ہوا کہ اب میں انسانوں کو گوندھی ہوئی مٹی سے پیدا کروں گا۔

مرزا قادیانی کے خرافات کے پشتارے سے یہ چند دعوے بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں۔ کیا ان خالص مشرکانہ دعوؤں کے بعد بھی اس فرنگی شجرہ خبیثہ کیلئے گلشن اسلام باقی چھوڑ دینے کی کوئی گنجائش ہے؟ فرعون و نمرود کے اس بروز کو اسلام اپنے دامن میں پناہ دے سکتا ہے۔ اور کیا ملت اسلامیہ سے ایسے ناپاک شخص کا کوئی رابطہ باقی رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں

دعویٰ وحی و نبوت و معجزات

(۱) میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۲) خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے (چشمۂ معرفت ص ۳۱۷)

(۳) میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں (حقیقۃ الوحی ۲۱۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وحدت و یکسانیت کا دعویٰ

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ یا بہ تبدیل الفاظ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو کہ مسیح موعود اور مہدی موعود (مرزا) کے ظہور سے پورا ہوا (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴)

(۲) اور جان کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار (چھٹی صدی مسیحی) میں مبعوث ہوئے۔ ایسا ہی مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار (تیرہویں صدی ہجری) کے آخر میں (قادیان میں) مبعوث ہوئے، اور یہ قرآن سے ثابت ہوتا ہے انکار کی گنجائش نہیں (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۰)

(۳) جس نے مسیح موعود (مرزا جی) اور نبی کریم میں تفریق کی اس نے بھی مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف قدم مارا کیونکہ مسیح موعود صاف فرماتا ہے کہ من فرق بینی وبین المصطفٰی فما عرفنی وما رای (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱)

آنجہانی مرزا جی کے ان دعاوی کے بطلان پر خود ان کی اپنی ذات مکمل دلیل ہے۔ کیوں کہ ہر وہ شخص جسے قادیانیت سے ادنیٰ بھی واقفیت ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ مرزا جی بہت سے پیچیدہ و مزمن امراض کا شکار تھے۔ جن میں چند امراض کی فہرست بحوالہ کتب درج ذیل ہے۔

(۱) بدہضمی (ریویو، مئی ۱۹۲۸) (۲) تشنج دل (ضمیمہ اربعین نمبر ۳ نمبر ۴) (۳) تشنج اعصاب (سیرۃ المہدی

باقی صفحہ ۲۶ پر

مدرسہ عربیہ دار العلوم مدینہ رجسٹرڈ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ فون نمبر ۶۵

• وفاق المدارس سے منسلک یہ معیاری دینی ادارہ ۱۳۸۷ھ سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی سرپرستی میں علوم دینیہ کی خدمات انجام دے رہا ہے۔

• اس ادارہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ و تجوید اور بشمول فارسی عربی مکمل درس نظامی کی تعلیمات کا اہتمام ہوتا ہے۔ مخلص تجربہ کار اساتذہ کی زیر نگرانی بیرونی و مقامی طلباء کرام کی کثیر تعداد علوم اسلامیہ سے استفادہ حاصل کر رہی ہے۔ اس مدرسہ کا سالانہ خرچ تقریباً ستر ہزار روپے گندم کے علاوہ ہے۔ مدرسہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے۔ محض اللہ تبارک وتعالیٰ توکل اور اہل خیر حضرات کے تعاون سے پورا کیا جاتا ہے حکومت سے گرانٹ وغیرہ بھی نہیں لی جاتی۔ مدرسہ میں نہایت عالیشان مسجد بھی زیر تعمیر ہے۔ جو کہ اہل خیر حضرات کے لئے جنت میں مکان بنانے کا سنہری موقع فراہم کر رہی ہے۔ محدث العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ نے فرمایا مدرسہ دار العلوم مدینہ ایک دینی درس گاہ ہے۔ اس لئے ہر قسم کی اعانت و امداد کا مستحق ہے۔

رابطہ کیلئے:۔ محمد مسعود مہتمم مدرسہ دار العلوم مدینہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر ۴۴۴/۴ مسلم کمرشل بنک کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ (پنجاب) پاکستان

اخبار ختم نبوت

قادیانی مرزائی ڈیرے سے مکتب سکول ہٹایا جائے۔

منڈی بہاؤالدین ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرالہ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت حافظ ارشد اقبال منعقد ہوا ۔ جس میں نائب صدر محمد ریاض، سینئر نائب صدر حافظ صفدر اقبال، سیکرٹری محمد طالب جاوید، جوائنٹ سیکرٹری ظفر اقبال مسرت، خزانچی ظفر اقبال شاہد، ناظم نشر و اشاعت حافظ فیض احمد اور رکن محترم جناب نذیر احمد کے علاوہ اہالیان مرالہ کی بھاری اکثریت نے شرکت کی جس میں نصیر احمد قادیانی کے ڈیرے پر موجود عبادت گاہ جو کہ مسجد کی طرز پر بنی ہے میں چلنے والے مسجد مکتب سکول کی مذمت کی گئی ۔ اس اجتماع نے حکومت پاکستان خصوصاً گورنر ٹکا خان وزیر اعلیٰ نواز شریف سے اپیل کی ہے۔ کہ مسجد کی توہین کرنے، پاکستان کے قانون کی دفعہ نمبر 298B کی خلاف ورزی کرنے پر اہالیان مرالہ کے جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں۔ لہٰذا قادیانیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اور مسجد مکتب سکول کو فوراً بند کیا جائے۔

قوم کے بچوں کی امانت سمجھ کر صحیح تربیت کریں۔

مولانا محمد اسحاق مدنی

دبا اپ (ر) اسلام نے ہمیں امانت کی پاسداری کی بہت اہم تعلیمات سے نوازا ہے یہاں تک کہ امانت میں خیانت کرنے کو منافقت قرار دیا گیا ہے۔ اور قرآن حکیم میں عمومی خطاب کے ذریعے سب کو حکم فرمایا گیا ہے کہ وہ اپنی امانتوں کو ان کے مالکوں کے حوالے کرنے کا پورا اہتمام کریں۔ اور امانت کا مفہوم اتنا وسیع ہے کہ یہ دین کی تمام بنیادی تعلیمات کو محیط ہے اور اسی میں سے مدارس اور سکولوں میں تعلیم و تربیت پانے والی پود کا خیال رکھنا بھی ایک عظیم امانت قرار پاتا ہے جس کا خیال رکھنا ہر ذمہ دار شخص کی ذمہ داری ہے ان خیالات کا اظہار جمعیۃ اہل السنۃ والجماعت متحدہ عرب امارات کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق خان مدنی نے الامارات اسلامیہ سکول دبی میں اساتذہ کرام اور دوسرے معززین شہر کے خصوصی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے اساتذہ کرام کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ آپ کا منصب بہت اہم ہے کیونکہ آپ کو انسانی تعمیر کی خدمت سونپی گئی ہے اور نئی نسل کے مستقبل کا زیادہ تر انحصار و دارومدار آپ کی کوششوں پر ہے اگر آپ نے یہ خدمت دیانت و امانت کے ساتھ صحیح طور پر ادا کی تو اس کے ثمرات نیک سے دنیا مستفید ہوگی اور خدانخواستہ اگر آپ نے اس میں کوتاہی برتی اور ذمہ داری کو پوری طرح نہ نبھایا تو اس کے برے انجام میں آپ بھی شریک و حصہ دار ہوں گے قوم کی نئی پود قوم کی ایک عظیم امانت ہے جو والدین نے آپ کی دیانت و امانت پر اعتماد کرتے ہوئے آپ کے حوالے کی ہے اس لئے آپ کا دینی و اخلاقی فریضہ ہے کہ آپ اس اعتماد پر پورے اتریں اور ان کی بہتر سے بہتر تعلیم و تربیت کا ثبوت دیں اس کے لئے زبانی کلامی بات سے بڑھ کر زیادہ اہمیت اپنے عمل و کردار کی ہے اس لئے اساتذہ کرام کو بچوں کے سامنے اپنے آپ کو ایک مثالی کردار کی حیثیت سے پیش کرنا چاہیئے

خانیوال میں شیزان کا بائیکاٹ

خانیوال (نامہ نگار) گذشتہ دنوں بروز جمعرات جامعہ خانیوال میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اور حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے لوگوں کو شیزان اور مرزائیوں کی دوسری مصنوعات کا استعمال ترک کرنے کا مشورہ دیا کیونکہ ان کے منافع کا بیس فیصد حصہ مسلمانوں کے خلاف تبلیغ پر خرچ کیا جاتا ہے۔ آپ کے روح پرور بیانات کا اثر یہ ہوا کہ لوگوں نے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا ہے ۔ اکثر جگہوں پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ جگہ جگہ شیزان کی بجائے دکانداروں سے کسی دوسری بوتل کا مطالبہ کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی یہ سمجھاتے ہیں کہ اس بوتل کو نہ خریدا جائے ہم دکانداروں سے بھی امید کرتے ہیں کہ وہ شیزان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ اور ان کی خرید و فروخت بند کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں گے۔

مرکزی وزارت قانون میں قادیانی ریشہ دوانیاں۔

حکومت کی تبدیلی کی وجہ سے کلیدی عہدوں پر جو ردوبدل ہو رہا ہے اس میں قادیانی خفیہ ہاتھ بڑی چابکدستی کے ساتھ کارفرما ہے لاہور ہائیکورٹ میں مرکزی حکومت کے سٹینڈنگ کونسل کے عہدہ پر نقیر محمد قادیانی کا تقرر کر دیا گیا ہے یہ شخص مشہور قادیانی ہے اور لاہور کے نواحی گاؤں ڈیرہ چاہل کا نانی ہے سن تریپن کی تحریک میں اس کے باپ ابراہیم کھوکھر کا منہ کالا کیا گیا تھا۔ ایک دوسرے شخص آصف جان کو ڈپٹی اٹارنی جنرل مقرر کیا گیا ہے اس کے قادیانی ہونے کے بارے میں تفصیلی معلومات کا بھی انتظار ہے اتنا معلوم ہو چکا ہے کہ اس کی حقیقی ہمشیرہ مشہور قادیانی سرجن شمیمہ میوہسپتال لاہور کے نکاح میں ہے ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وکیل ختم نبوت اور انگریزی و اسلامی قانون پر دسترس رکھنے والے بین الاقوامی شہرت یافتہ جناب سید ریاض الحسن گیلانی ڈپٹی اٹارنی جنرل برائے امور شریعت کو برطرف کر کے ان کی جگہ کسی قادیانی یا بصورت دیگر کسی کمیونسٹ کو مقرر کرنے کا منصوبہ بنایا جا چکا ہے تاکہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت مرزائیوں کی جو اپیلیں سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہیں ان میں گیلانی صاحب حکومت کی طرف سے دفاع کا فریضہ انجام نہ دے سکیں اور قادیانیوں کے لئے میدان صاف ہو جائے ۔ ان اپیلوں میں ان کا موقف یہ ہے کہ یہ آرڈیننس بنیادی حقوق سے متصادم ہے ۔ اگر وزیر اعظم نے اور صدر مملکت نے ان قادیانی ریشہ دوانیوں کا فوراً سدباب نہ کیا تو ملک میں احتجاج اور خلفشار پھیلانے کا قادیانی خواب شرمندہ تعبیر ہو جائے گا۔

مکتوب ٹنڈو آدم سندھ

مرزا طاہر سمیت
متعدد سرکردہ قادیانیوں کی شرارتیں اور ان پر
قائم مقدمات

تحریر: محمد راشد مدنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر حضرت علامہ مولانا احمد میاں حمادی مدظلہٗ نے شہداد پور تھانہ میں گوٹھ احمد پور کے چار سرکردہ قادیانیوں کے خلاف دفعہ ۲۹۸ سی پی پی سی کے تحت مقدمہ درج کرایا سرکردہ قادیانیوں کے نام یہ ہیں ڈاکٹر عبدالرحمٰن، ڈاکٹر فضل الرحمٰن، بشیر احمد اور علی احمد۔ تفصیلات یہ ہیں۔

گوٹھ احمد پور تحصیل شہداد پور لاؤڈ سپیکر پر قادیانیوں نے جلسہ کیا درس قرآن مجید و درس حدیث دیا۔ مدرسہ حسینیہ شہداد پور کے طلباء اسی شب جمعہ اسی گوٹھ میں برائے تبلیغ گئے انہوں نے اطلاع دی تفتیش کے بعد مقدمہ درج کیا قبل از گرفتاری عارضی ضمانت ہائی کورٹ سے لی۔ بعد میں سیشن عدالت نے توثیق کی تیسرا سال شروع ہے ایک لفظ ریکارڈ پر نہیں آیا۔ ہمیشہ کسی نہ کسی بہانے پیشی لیتے رہے اے سی ایم کی عدالت میں چالان ہوا۔ تنگ آ کر سب جج شہداد پور کے ہاں منتقل کروایا تاکہ مقدمہ زیر سماعت آ سکے قادیانیوں نے دوسری عدالت میں منتقل کرنے کی سیشن میں درخواست دی سیشن نے سب جج سانگھڑ کو منتقل کر دیا کئی پیشیوں کے بعد جج نے لکھا کہ ان کے چچا کی ضمانت خلیل قادیانی مجرم نے دی ہے اس لئے میں نہیں چلاؤں گا۔ تاحال سماعت کا فیصلہ نہیں ہوا۔

اسی گوٹھ میں دفعہ ۲۹۵ سی پی پی سی - ۲۹۸ سی کے تحت مختار علی احمد، عبدالرحمٰن قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے تفصیل یہ ہے۔

گوٹھ احمد پور میں اذان کے اوقات میں ان کی عبادت گاہ میں لاؤڈ سپیکر پر قرآن مجید اور درود شریف پڑھا جونکہ مرزا غلام قادیانی نے اپنے کو محمد رسول اللہ لکھا اور کہا ہے قادیانی اس کے پیروکار ہیں۔ اس لئے اذان میں اسم محمدؐ سے مراد بھی اسی شیطان قادیان کو لیتے ہیں جیسا کہ وفاقی شرعی عدالت نے لکھا ہے کہ مرزا کی عبارتوں کا یہی نتیجہ ہے۔ بھوک ہڑتال کے بعد گرفتاری عمل میں آئی سیشن نے ضمانت رد کر دی ہائی کورٹ نے پچاس ہزار کی ضمانت منظور کی طول دینے کی خاطر قادیانی پیشیاں لیتے رہے۔ بالآخر ۸۸-۱-۱ کو سماعت شروع ہوئی فریادی کا بیان اور اس پر جرح ہوئی پھر وکیل پیشیاں لیں پھر طول دینے کی خاطر ہائی کورٹ سے جانے کی درخواست دی کہ یہ مقدمہ قرآن وسنت کے خلاف ہے اور اس کی گواہی کمزور ہے اس لئے خارج کر دیا جائے تاحال اس پر فیصلہ نہیں ہوا۔ اس کا صحیح پس منظر یہ ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس رفیق تارڑ کی عدالت میں قادیانیوں کی ضمانت کا مقدمہ زیر سماعت تھا کہ ایڈووکیٹ جنرل نے مرزا قادیانی کی کتب کے وہ حوالے پیش کئے جس میں مردود نے اپنے کو محمد رسول اللہ کہا۔ اور ایڈووکیٹ جنرل نے یہ موقف اختیار کیا کہ قادیانی توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں دوسری طرف توہین رسالت کا قانون بھی بن گیا۔ انہی دنوں اطلاع ملی کہ احمد پور کے قادیانی اپنے مرزائی سے میں اذان کی جگہ قرآن مجید اور درود شریف پڑھتے ہیں تفتیش پر صحیح ثابت ہوا۔

تھانہ ٹنڈو آدم میں ۸۷-۱۲-۱۱ کو مذکورہ بالا دفعات کے تحت حضرت علامہ حمادی مدظلہٗ نے مقدمہ درج کرایا تفصیل یہ ہے۔

رسالہ انصار اللہ ربوہ شہداد پور کے مسلمان وکیل کے پاس تھا فضل صدر قادیانی خلیل نے اسے دیا دیکھا تو قرآنی آیات و احادیث اور رسول اکرم علیہ افضل الصلوٰۃ پر مضامین اور اسم پاک محمدؐ جگہ جگہ لکھا ہوا تھا وفاقی شرعی عدالت نے جسٹس رفیق تارڑ کے فیصلہ درج پی ایل ڈی لاہور ۱۹۸۷ء کی روشنی میں مقدمہ درج کیا وہ فوراً گرفتار ہوا سیشن نے ضمانت رد کر دی ۲۵، ۲۶ دن بعد ہائی کورٹ نے ضمانت منظور کی مقدمہ سیشن عدالت کے سپرد ہے زیر سماعت نہیں آیا نمبر پہ آئے گا۔

تھانہ شہداد پور میں خلیل قادیانی اور اس کے بھائی ارشاد قادیانی کے خلاف ۲۹۸ سی مقدمہ درج ہوا جس کی تفصیل یہ ہے۔

شہداد پور کے کسی بہی خواہ ختم نبوت نے بتایا کہ دو قادیانیوں نے کسی زیر سماعت مقدمہ میں عدالت میں اپنے کو مسلمان لکھا ہے عدالت سے مصدقہ نقول حاصل کر کے شہداد پور پولیس اسٹیشن پہ مقدمہ درج کروایا خلیل گرفتار نہیں ہوئے ضمانت کروائی مقدمہ جوڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان ہوا۔ حالات طول دینے کی خاطر قادیانی پیشیاں لیتے رہے۔ سب جج کے ہاں انتقال مقدمہ کی درخواست دی مقدمہ منتقل ہوا انگوڑ جج صاحب سے قادیانیوں نے سب جج سانگھڑ کے ہاں منتقل کروایا مگر چلنے یہاں بھی نہیں دیا۔ آنے میں جج صاحب نے سیشن عدالت میں یہ لکھ کر واپس کر دیا کہ ملزم خلیل قادیانی ان کے کسی عزیز کا ضامن ہے اس لئے میں سماعت کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ تاحال کسی عدالت میں منتقل ہونے کی خبر نہیں ہو سکی۔

تھانہ سانگھڑ

سانگھڑ میں ۲۹۵-۲۹۸ سی کے تحت رشید قادیانی کے خلاف مقدمہ درج ہوا یہ عراق میں ملازم تھا کہ خدائی پکڑ میں آ گیا یہ مقدمہ مولانا عبدالغفور بردہی نے درج کرایا تفصیل یہ ہے۔

حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ کی شان میں نازل شدہ آیت اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ مرزا ملعون نے لکھا کہ یہ اس کی شان خبیثہ میں نازل ہوئی ہے یہ آیت کریمہ مرزا ملعون بطور خاص اپنی انگوٹھی میں نقش کروا کر پہنتا تھا قادیانیوں کے مبلغ اور خاص خاص افراد بطور نشانی پہنتے ہیں۔ اس منحوس قادیانی نے بھی اپنے گھر کے دروازے پر سیمنٹ سے لکھوا رکھی تھی مقدمہ درج ہوا وہ ملعون گرفتار ہوا سیشن نے ضمانت رد کر دی مہینہ سوا جیل میں رہا ہائی کورٹ نے ضمانت دی اس کی سماعت کا نمبر نہیں آیا سیشن عدالت میں چالان ہے۔

مرزا طاہر کے خلاف مقدمہ

تھانہ ٹنڈو آدم میں مرزا طاہر اور قاضی منیر مالک پریس ضیاء الاسلام ربوہ کے خلاف ۲۹۸ سی کے تحت درج ہوا تفصیل یوں ہے۔

مرزا طاہر جگوٹا لندن نے چیلنج مباہلہ بھیجا اس میں اپنے کو اور تمام قادیانیوں کو مسلمان کہا۔ یہ مباہلہ لندن

سے چھپایا تھا ہماری خوش بختی اس کی بدبختی کہ ربوہ سے چھپوا کر بھیج دی اس پر بطور ناشر قاضی منیر احمد کا، نام اور ضیاء الاسلام پریس ربوہ لکھا ہوا تھا۔ ضیاء الاسلام پریس کے مالک کا نام نہیں معلوم تھا اس لئے صرف مالک ضیاء الاسلام اور دو نام یہ شامل کر کے مقدمہ درج کیا سول جج ٹنڈو آدم کی عدالت میں مقدمہ چالان ہوا۔

مرزا طاہر، قاضی منیر اور مالک ضیاء الاسلام پریس کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے تیسری بار ربوہ میں منیر قادیانی گرفتار ہو کر ربوہ میں پھر چنیوٹ میں حوالات کے سپرد رہا چنیوٹ سے عارضی ضمانت پر رہا ہوا حاضر عدالت ہوا۔ ضمانت کی درخواست دی جج صاحب نے رد کر دی جیل میں گیا پھر سیشن عدالت نے ضمانت منظور کر لی مقدمہ سول جج ٹنڈو آدم کی عدالت میں چالان ہوا۔

اسی تھانہ میں مرزا مبارک قادیانی میرپور خاص کے خلاف دفعہ ۲۹۵، ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ کا اندراج ہوا تفصیل اس طرح ہے۔

مرحوم صدر ضیاءؒ کی وفات کے بعد قادیانیوں کے حوصلے بڑھے پہلے چور کتے کی طرح حملے کرتے تھے یعنی گمنام خط لکھتے تھے صدر ضیاء کی وفات کے بعد اپنے پتے کے ساتھ خط اور مرزائیت کے پمفلٹ بھیجنے لگے۔ اس شیطان نے بھی پمفلٹ خط بھیجے جواب میں اسے خط اور ختم نبوت کے پمفلٹ بھیجے۔ اس کے جواب میں اس نے رجسٹری کر کے پمفلٹ اور خط لکھا۔ جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود لکھ کر سرور کائنات علیہ الصلوات کے ساتھ ابلیس زمانہ غلام قادیانی کو درود میں شریک کیا۔ توہین رسالت کا مقدمہ درج کروایا ۱۵ جنوری کو گرفتار ہوا۔ سیشن نے ضمانت رد کی ہائی کورٹ نے تین یوم سماعت کی فیصلہ عدالت بعد میں سنائے گی ۱۳-۳-۸۹ اسی شخص کے خلاف دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج ہوا۔ واقعات کے مطابق پولیس لاک اپ میں نام نہاد نماز ادا کی آنفاً فاناً ختم نبوت بھی تھانے پر موجود تھے۔ تحریری شکایت کی گئی بالآخر ۲ فروری کو مقدمہ درج ہوا۔ سول جج ٹنڈو آدم کی عدالت میں چالان ہوا۔

مکتوب خانیوال

عظیم الشان کانفرنس سے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور مولانا اللہ وسایا کی تقریریں

تحریر: ممتاز احمد نعیم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد صاحب کے حکم پر ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ اسی سلسلہ کی خانیوال میں پہلی مرتبہ ختم نبوت کانفرنس اور حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی علیہ الرحمہ کی یاد میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت عبدالمالک صدیقیؒ کے صاحبزادے عبدالماجد صدیقی نے فرمائی۔ جمعرات کی نماز عصر سے نماز جمعہ تک کانفرنس کی تین نشستیں تھیں۔ ان نشستوں میں تسبیحات قرآن خوانی کے علاوہ مایہ ناز علماء کرام اور حضرت کے جید خلفاء کے بیانات اور تقاریر شامل تھیں کانفرنس کا آغاز قاری محمد طیب نے تلاوت کلام اللہ سے کیا بعد ازاں قاری محمد اشرف اور حکیم صاحب نے حمد باری تعالیٰ اور نبی اکرمؐ کے حضور گلہائے عقیدت پیش کئے۔ نماز عشاء کے بعد جم غفیر سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے ختم نبوت کانفرنس کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی آپ نے فرمایا کہ سورج کی روشنی ختم ہو سکتی ہے دریاؤں میں پانی ختم ہو سکتا ہے آگ سرد ہو سکتی ہے مگر نبی اکرمؐ کی نبوت اور ختم نبوت کبھی ختم نہیں نہیں ہو سکتی۔ شروع میں نبوت کے چار دعوے دار ہوئے جن میں تین مرد اور ایک عورت تھی ان میں سے ہر ایک کا انجام جہنم ہوا اور سبھی مردود ہوئے۔ ختم نبوت کے دفاع کا کام سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھوں انجام پایا۔ قیامت تک اس سلسلہ میں جتنا بھی کام ہوگا آپؓ کے درجات بلند ہوتے جائیں گے۔ مرزا قادیانی کے حوالوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مرزا کہتا ہے کہ مجھے رب نے کہا "اے مرزا ILOOE YOU" آئی لو یو جس پر پنجابی کی یہ ضرب المثل "دیسی کتی ولایتی بھونک" اگر کہی جائے تو عین فٹ آئے گی قادیانیوں نے کچھ عرصہ پہلے دعویٰ کیا تھا کہ ۲۳ مارچ کو مینار پاکستان پر جشن منایا جائے گا جس میں ہر چیز کی تعداد سو ہوگی مگر خدا کی شان دیکھئے ہر چیز کی تعداد سو تو درکنار ان میں سے کسی ایک کو بھی جشن منانے کی توفیق نہیں ہوئی۔ مولانا نے لوگوں سے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کرنے کو کہا کیونکہ یہ مرزائیوں کی پراڈکٹ ہے اور اس کے منافع کا بیس فیصد حصہ باقاعدہ طور پر مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتا ہے نماز جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمایا کہ حب نبویؐ کا تقاضا ہے کہ پیغمبر خدا کے دوستوں کے دوست اور محبت کرنے والے بنیں۔ اور آپؐ کے دشمنوں سے نفرت اور ان کے لئے دلوں میں بغض رکھیں۔ آپ نے لوگوں کو واضح طور پر بتایا کہ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے یہودی عیسائی اور دوسرے کافر خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہوئے اپنے مذاہب کی تبلیغ کرتے ہیں جبکہ قادیانی مسلمانوں کے بھیس میں ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ ان کا تعلق مسیلمہ کذاب اور نبوت کے دوسرے جھوٹے دعوے دار مرتدین سے ہے۔ اگر ہم اپنے ماں باپ کے خلاف کوئی بات اور ان کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ آقائے نامدار محمد عربیؐ کے خلاف کوئی بات سنیں۔ حضرت مولانا محمد شاہ صاحب بیلہ پشاور والوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ باہمی رنجشوں کو یکسر بھلا کر اسلام دشمن قوتوں کے خلاف متحد اور یکجا ہو جائیں۔

ع ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے

یہ ہماری اپنی نااتفاقیوں اور باہمی اختلافات کا صلہ ہے کہ نئے نئے فتنے اور اسلام کے خلاف نت نئی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ حضرت مولانا شاہ عالم ہزاروی خطیب جامع مسجد مینار خانیوال نے بھی خطاب کیا۔ آخری نشست سے دیگر مقررین اور حضرت مولانا عبدالمالک صدیقیؒ کے جید خلفائے کرام نے بیانات فرمائے آخر میں صاحبزادہ عبدالماجد صدیقی صاحب نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی عالم اسلام اور تمام امت مسلمہ کے لئے دعا فرمائی اور یوں یہ کانفرنس عظیم الشان اجتماع اختتام کو پہنچا۔

قادیانی ملک کے حالات خراب کر رہے ہیں

ننکانہ صاحب (نمائندہ ختم نبوت) پنجاب بھر میں قادیانی [illegible] جشن صد سالہ پر پابندی کی وجہ سے قادیانی جماعت نے ایک منظم منصوبے کے تحت پنجاب بھر [illegible] جلسوں میں اشتعال انگیز کاروائیاں کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ چانگا مانگا بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام منعقدہ [illegible] سے مقررین نے کیا۔ جلسے کی صدارت سرپرست حاجی عبدالحمید [illegible] نے [illegible] خالد [illegible] ننکانہ صاحب [illegible] فعل کیا۔ [illegible] قادیانیوں نے [illegible] قرآن [illegible] نذر آتش کیے۔ [illegible] اس شر انگیز واقعہ کے بعد مسلمانوں کے جذبات بھڑک جانا ایک فطری عمل ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے کی جانے والی شر انگیزی کی وجہ مرزا قادیانی جہنم مکانی کی جھوٹی نبوت کے صد سالہ جشن پر حکومت پنجاب نے پابندی عائد کی ہے۔ اسی بناء پر قادیانی جان بوجھ کر ملک کے حالات خراب کر رہے ہیں۔ لہٰذا قادیانیوں کی ان شر انگیزیوں کا سد باب کیا جانا ضروری ہے۔ انہوں نے [illegible] افراد کے اس احتجاج [illegible] کرتے ہوئے سانحہ چانگا مانگا کے رد عمل کے طور پر ننکانہ صاحب میں ہونے والے [illegible] ہے اور اس بارے میں پیدا ہونے والی غلط فہمیاں کے

ختم نبوت یوتھ فورس لاہور میں عبوری آفس کا قیام

لاہور میں ختم نبوت یوتھ [illegible] پاکستان کے مرکزی دفتر کے قیام کے حصول کے لئے محمد ... اعوان کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ لاہور میں کسی موزوں جگہ دفتر کا قیام عمل میں لائے گی۔ چونکہ رابطے کے لئے مدرسہ جامعہ ربانیہ دربار مارکیٹ نزد گنج بخش روڈ لاہور میں عبوری مدت کے لئے مرکزی رابطہ آفس قائم کیا گیا ہے علاوہ ازیں ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر صاحبزادہ پیر سلمان منیر صاحب نے ملک بھر کے یوتھ فورس کے اراکین کو ہدایت کی ہے کہ وہ ختم نبوت یوتھ فورس کے لیٹر پیڈ، پریس ریلیز اور رسید بکیں اصل قیمت لینے کے لئے مرکزی رابطہ آفس میں رابطہ قائم کریں [illegible] یہ چیزیں لینے کے لئے یوتھ فورس کے کسی مرکزی عہدیدار یا ختم نبوت کے کسی بھی مبلغ کی تصدیق لازمی کرائیں اور اسی طرح تنظیم کے جماعتی سلسلہ میں بھی رابطہ اسی آفس پتہ پر کریں۔

محمد شعیب گنگوہی کو ختم نبوت یوتھ فورس کا مرکزی سیکرٹری مقرر کر دیا گیا

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد مختار اعوان کے مطابق یوتھ فورس کے مرکزی صدر صاحبزادہ پیر سلمان منیر نے ڈیرہ اسماعیل خان کے ممتاز طالب علم رہنما محمد شعیب گنگوہی کو ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کا مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری نامزد کر دیا ہے یہ فیصلہ صوبہ سرحد کو مرکز میں مزید نمائندگی دینے کے لئے کیا گیا ہے واضح رہے کہ اس سے قبل بھی صوبہ سرحد یوتھ فورس کے کنوینر خالد محمود خان آف ضلع مردان ختم نبوت یوتھ فورس کے مرکزی نائب صدر ہیں۔

قادیانی سرگرمیوں کا سد باب کیا جائے

حیدر آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری کے ناظم اعلیٰ حاجی محمد ریاض نے قادیانیت کی ریشہ دوانیوں اور پولیس کی چشم پوشی پر گہرے رنج اور غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت وقت سنجیدگی سے ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لے کر اس کا سد باب کرے۔

عالمی مجلس گلشن پارک وحبیب پارک لاہور کا اجلاس

لاہور (نامہ نگار) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گلشن پارک حبیب پارک مغل پورہ لاہور کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں علاقہ کے معززین علمائے کرام اور ختم نبوت کے پروانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس میں حاجی منظور احمد صاحب نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور اور مبلغ ختم نبوت مولانا ملک کریم بخش صاحب نے مطالبات کرتے ہوئے عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ مرزائیوں سے دوستی کھانے پینے اور شیر ان کی مصنوعات سے پرہیز اختیار کریں نیز انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ علاقہ کے مرزائیوں کے مرکز دارالذکر کہ جس میں شعائر اسلام کلمہ طیبہ کو محفوظ کرے اور مرزائیوں کو صوبائی اور وفاقی کلیدی اسامیوں سے جلد از جلد ہٹا دے۔

مکتوب سرگودھا
نامہ نگار
چک ۴۶ شمالی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

سرگودھا (نامہ نگار) چک نمبر ۴۶ شمالی میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں پولیس تھانہ صدر نے تین قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا اور قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ محفوظ کر لیا گیا۔ بعد ازاں مذکورہ چک میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ قادیانی ملک میں سوچی سمجھی سکیم کے تحت انتشار پھیلانا چاہتے ہیں۔ مگر جب تک علماء حق کا ایک بھی فرزند زندہ ہے ہم انہیں ایسا کرنے نہیں دیں گے انہوں نے وفاقی حکومت پر سخت تنقید کی کہ جس کی شہ پر قادیانی آئے روز امتناع قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا اکرم طوفانی نے کہا کہ مقامی انتظامیہ قادیانی نوازی چھوڑ دے وگرنہ ہم ان کے خلاف بھی ایکشن لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ سابقہ ایم این اے حاجی محمد اسلم کچھیلا نے اپنی طرف سے شبان ختم نبوت کے کارکنوں کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ کانفرنس میں میئر کارپوریشن چوہدری عبدالمجید ایم پی اے مہمان خصوصی تھے۔ رانا محمد یونس عرف تینی بشیر احمد عبدالرزاق حسن رزاق اور دیگر عہدیداران نے مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں نے جو کلمہ طیبہ گھروں پر آویزاں کر رکھے ہیں ان کو بھی محفوظ کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

جلسہ کی تقریروں کا مختصر خلاصہ

بعد نماز عشاء ختم نبوت کا جلسہ قادیانی عبادت گاہ اور قادیانیوں کے گھروں کے بالکل نزدیک کیا گیا اور پولیس کی کافی نفری ڈیوٹی پر موجود تھی۔ شاہین ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے مسلمانوں پر زور دیا کہ آپ نبی پاک ﷺ سے سچی محبت کا ثبوت دیں تو قادیانی یہاں ایک ماہ بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ آپ ان کا فروں سے سوشل بائیکاٹ کریں اور شیر ان کا خریدنا اور بیچنا چھوڑ دیں اور ان کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں اور ان سے جہاد کے لئے

تیاری کریں۔ اور یہ مسئلہ جہاد سے ہی حل ہوگا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سنت پر عمل کریں جیسے کہ مسیلمہ کذاب کو جہاد کرکے جہنم واصل کیا گیا اور مرزائی بھی واجب القتل ہیں اور حکومت کو چاہیئے کہ وہ قادیانیوں کو تین دن کی مہلت دے کر قتل کرے اور مرتد کی شرعی سزا نافذ کرے اور چک نمبر ۹ وشمال میں عید کے دن مسلمانوں پر فائرنگ کرکے دو مسلمانوں کو زخمی کیا اور ۲۰، ۳۰ کے ملزم اعجاز ایس پی طاہر احمد کو فوراً گرفتار کیا جائے اگر ایس پی طاہر احمد کو گرفتار نہ کیا گیا تو ہم مجبوراً تحریک چلانے پر مجبور ہو جائیں گے اور اس کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی ۔۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنی تقریر میں قادیانیوں کو مشورہ دیا کہ میں آپ کا خیر خواہ ہوں اور آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ دوزخ کی آگ سے بچ جائیں اور مسیلمۂ قادیانی کذاب سے ناطہ توڑ دیں۔ اور آخری نبی حضور پاکؐ سے رشتہ جوڑیں تاکہ آپ دوزخ کے بجائے جنت میں جائیں۔ اور میں مرزا طاہر احمد جماعت قادیانی خلیفہ کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اپنے پاک دامنی کی قسم کھائے اور تمام مرزائیوں کو بھی چیلنج دیتا ہوں کہ وہ اپنے آقاؤں کی پاک دامنی کی قسم کھائیں۔ تو میں آپ کا مذہب اختیار کرلوں گا لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ زہر کا پیالہ پی لیں گے لیکن میدان میں نہیں آئیں گے۔ اور چنیوٹی صاحب نے اپنی پاک دامنی کی قسم کھائی لیکن کوئی بھی مرزائی میدان میں نہیں آیا۔ اور مرزائیوں کو چیلنج دیا کہ آپ جب چاہیں اور جس وقت چاہیں میرے ساتھ آپ مباہلہ کرلیں میں ہر وقت تیار ہوں اور جس راستہ کو آپ نے منتخب کیا ہے یہ راستہ دوزخ کو جاتا ہے اور یہاں پر مرزا غلام قادیانی جہنم مکانی جل رہا ہے اور میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ توبہ کرلیں اور جہنم سے بچ جائیں اور مرتد کی سزا ان شاء اللہ نافذ ہوگی۔ اور آپ کو تین دن کی مہلت دے کر قتل کردیا جائے گا حاجی اسلم نے اعلان کیا کہ یہاں پر ایک گھرانہ قادیانی مرتد تھا اب مسلمان ہوگیا ہے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض رانا محمد یونس عرف خمینی نے بڑے اچھے انداز میں ادا کئے جس کی سب نے تعریف کی۔

بقیہ:۔ دستور العمل

ہمدردی اور شفقت و حسن اخلاق سے مشتمل پیرایہ میں جو نصیحت کی جاتی ہے، بسا اوقات پتھر کے دل موم ہو جاتے ہیں۔ مردہ دلوں میں جانیں پڑ جاتی ہیں ......"

نیز پرامن اور شور و غل سے پاک تبلیغ کا طریقہ اختیار کرنے کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ کی حیات مبارک پر نظر رکھیں۔

(۵) خیر خواہی کا جذبہ۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

الدین النصیحۃ۔ (جامع الصغیر) (دین یہ ہے کہ دوسروں کی خیر خواہی کی جائے)۔

لہٰذا ہر کام دوسروں کی خیر خواہی کی نیت سے کیا جائے۔

(۶) سیاست سے لاتعلقی۔

یہ مجلس خالص دینی ہے۔ اس کا ملک کی سیاست اور کسی سیاسی جماعت سے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(۷) قانون کی خلاف ورزی۔

حکومت کے شریعت سے متعلق نافذ قانون کی خلاف ورزی یا شعائر اسلام کی توہین کسی کو کرتے ہوئے دیکھیں تو یہ معاملہ عدالت تک پہنچایا جائے۔ بذات خود کسی کے ساتھ کسی قسم کا تنازع اور جھگڑا ہرگز نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ اس دستور العمل پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ (مولانا فیض اللہ)

باقی آئندہ

بقیہ:۔ مرزا قادیانی دجال

ص ۱۳ ج ۱) (۴) جسمانی قوتوں کا اضمحلال (آئینہ احمدیت ص ۱۸۶) (۵) دق (حیات احمدیہ ج ۲ ص ۹۷) (۶) سل (سیرۃ المہدی ص ۴۴ ج ۱) (۷) مراق (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۵۵) (۸) ہسٹریا (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۵۵) (۹) دماغی بے ہوشی (الحکم ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء) (۱۰) غشی (سیرۃ المہدی صفحہ ۱۳ ج ۱) (۱۱) سو سو بار پیشاب کا آنا (ضمیمہ اربعین صفحہ نمبر ۳ تا ۴) (۱۲) کثرت اسہال (نسیم دعوت ص ۱۳) (۱۳) دل و دماغ کی سخت کمزوری (تریاق القلوب صفحہ نمبر ۳۵) (۱۴) مسلوب القویٰ (آئینہ احمدیت نمبر ۱۸۶) (۱۵) شوگر (نزول المسیح نمبر ۲۰۹ حاشیہ) (۱۶) دوران سر (نزول المسیح نمبر ۲۰۹ حاشیہ) (۱۷) شدید درد سر جس کا آخری اثر مرگی (حقیقۃ الوحی نمبر ۳۶۲) (۱۸) حافظہ نہایت ابتر (مکتوب احمدیہ نمبر ۳۶ ج ۵) (۱۹) حالت مردمی کالعدم (تریاق القلوب صفحہ ۳۵) (۲۰) نامردی (مکتوب احمدیہ صفحہ ۱۴ ج ۵)

بقیہ:۔ دربار محمدؐ

جہاں عثمانؓ اور عبدالرحمٰنؓ جیسے دولت مند اور ابوبکرؓ جیسے ارباب ایثار کی پیش کش کا ڈھیر لگا ہوا ہے ابو عقیل انصاریؓ کی اس جرأت پر کچھ لوگ تبسم زیر لب ہوئے۔ رسولؐ کی بارگاہ بین نگاہوں نے تاڑا اور حکم دیا کہ تمام مال و اسباب کے اوپر ابو عقیل کی کھجوریں رکھ دو۔ اللہ اللہ اخلاص کی یہ قدر افزائی مسکینوں کی دلداری اور بیکسوں کی دردمندی و حوصلہ افزائی کی نظیر اور کس کی سیرت میں مل سکتی ہے؟۔ (ماخوذ)

بقیہ:۔ کسر صلیب

اور نہ ہی معاصر اور ہم زمانہ دوسرے بعد کے مورخین کا لکھنا کہ وہ مصلوب ہوگیا ہم نے مار دیا ہے یہ ایک سطحی سا مفروضہ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

۱۴۔ بوقت صلیب لوگوں کا طعنہ دینا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب سے اتر آ مگر سوائے خاموشی کے مسیح نے کچھ نہ کہا متی ۲۷/۴۰ ایسے ہی بوقت پیش عدالت سردار کاہن نے کہا کہ میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو ہم سے کہدے مگر یسوع نے پھر وضاحت نہیں کی ملاحظہ ہو متی ۲۶/۶۳، ۲۶/۱۲ مرقس ۱۴/۶۱ - لوقا ۱۵/۳ وغیرہ حالانکہ ایسے مواقع پر فوراً انکو وضاحت کرنا چاہیئے تھی اپنی حیثیت ظاہر کرنا چاہیئے تھی۔

۱۵۔ حضرت مسیحؑ نے اس سے قبل ایک موقعہ پر فرمایا تھا۔ یعنی تم میرے متعلق اس رات کو ضرور شک میں مبتلا ہوگے متی ۲۶/۳۱ مرقس ۱۴/۲۷ تو اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ مسیحؑ کی صورت پُرجلال ہوگئی بدل گئی تو فرشتوں نے آپ کو بلا فراش اٹھانے کے

آسمانوں پر اٹھا لیا انہوں نے اس شبیہ کو گرفتار کر کے صلیب دے دی تیسرے دن تلاش کرنے پر قبر خالی دیکھا اس پر دوبارہ اٹھنے کا نظریہ بنا لیا جس پر مسیحیت کی بنیاد ہے۔

باقی آئندہ

بقیہ: بزم

پر گروہ کیوں؟ پڑھا۔ کافی معلومات میں اضافہ ہوا گذارش ہے کہ اختر حمید کا حشر بھی وہی کریں جو مرزا معین کا ہوا ہے اس ملک میں اسلام کے غداروں کی گنجائش نہیں۔ بجر کیف مزید معلومات بھی دیں۔

ہر ہفتہ خوب سے خوب تر

رانا خالد علی محلہ پنڈی جھنگ صدر،

ملکی حالات پر بے لاگ اداریہ، پر مغز مقالات، خوبصورت عنوانات، مختلف النوع مضامین، ہر مکتبۂ فکر کی غیر جانبدارانہ نمائندگی، کم قیمت، معیاری طباعت، ہر ہفتہ خوب سے خوب تر مواد ــــــــ یہ کام ہی کر سکتا ہے جو مفاد پرست نہ ہو بلکہ اعلیٰ مقاصد کا امین ہو۔ گراں قدر مضامین سے مزین ہر ہفتہ باقاعدگی سے رسالہ منصۂ شہود پر آتی ہے۔

اس پر ایک دوست کہنے لگے کہ مجلس کے پاس الٰہ دین کا چراغ ہے۔ میں نے کہا نہیں "میرے عزیز!" جو لس، تحفظ ختم نبوت اپنے آقا و مولیٰ، دانائے سبل، ختم الرسلؐ کی اطاعت اور اسوۂ صدیقؓ کے روشن چراغ سے رہنمائی حاصل کرتی ہے۔ مجلس کا یہی وہ ذوقِ عشق یہی تو ہے کہ "مجلس تحفظ ختم نبوت" بے سروسامانی کی حالت میں اندرون و بیرون ملک مردود و مغضوب قادیانی کے پیروکاروں کی اسلام سوز اور کفرو ارتداد کی تحریک کے محاسبہ کے لئے مصروفِ عمل ہے۔

مخیر حضرات سے گذارش ہے! مجلس کو مالی حیثیت سے اس قدر مضبوط کر دیجئے کہ وہ ہر سطح پر ختم نبوت کے سارقوں اور ایمان کے ڈاکوؤں سے برسرِ آزما ہو سکے۔ "ہفت روزہ ختم نبوت" کی وساطت سے وفاقی حکومت سے مطالبہ ہے کہ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔ قادیانیت کے کامیاب تعاقب و انسداد کے لئے مجلس کی سعی قابلِ آفرین ہے۔

بیٹے کے قاتل ڈاکو کو پناہ

محمد اسلم عظیم منصوری، چونیاں

ایک نیک شخص نے اپنے اکلوتے فرزند کو ایک سو اشرفی دے کر بسلسلہ تجارت سفر پر روانہ کیا۔ پہلی ہی منزل میں ایک ڈاکو نے اُسے قتل کر کے تمام مال لوٹ لیا۔ چند راہ گیروں نے ہر چند کہ اس قاتل کا تعاقب کیا لیکن وہ بھاگ کر جان بچانے میں کامیاب ہوا اور رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر مقتول کے گاؤں میں اسی کے گھر پہنچ گیا۔ اور تمام وارداتِ قتل و غارت سُنا کر اس گھر سے چند روز کے لیئے پناہ مانگی تاکہ خطرے کا وقت گزر جائے اور اسے اس خدمت کے عوض مالِ غنیمت میں سے نصف حصے کا لالچ بھی دیا نیک دل باپ نے تھیلی اور مقدارِ رقم سے اندازہ لگایا کہ یہ میرا بیٹا ہی قتل ہوا ہے۔ مقتول کے باپ نے تین روز تک اس کی نہایت ہی خاطر تواضع کی چوتھے روز اس نے قاتل سے چشم پُرنم دست بستہ عرض کیا کہ جس نوجوان کو تم قتل کر کے اس کا مال لوٹ لائے ہو فی الحقیقت میرا ہی اکلوتا بیٹا تھا۔ بہتر ہے کہ آپ یہاں سے تشریف لے جائیں کیونکہ خطرے کا وقت گزر چکا ہے۔ لیکن اب یہ خطرہ مجھے درپیش ہے کہ شفقتِ پدری و فطرتِ انسانی سے مجبور ہو کر کسی وقت میرے جذباتِ انتقام جوش میں آجائیں اور میں مغلوب الغضب ہو کر تمہیں قتل کر ڈالوں اور ثوابِ صبر سے محروم ہو کر اُلٹا گرفتارِ عقوبت ہو جاؤں۔ چنانچہ قاتل لختِ جگر کو مع مالِ غنیمت کے بغیر کسی قسم کے اظہارِ رنج کے رخصت کر دیا۔

سونے کے معیاری زیورات خریدنے کیلئے اور بنوانے کیلئے
نوابرا جیولرز تشریف لائیں۔
زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی۔ فون نمبر: 514672

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-165

تحفظ ختم نبوّت کا سال

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے

منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کا ادارہ آنجناب کیلئے

کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوّت کی
پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے
قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ
کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کی سرگرمیوں میں بھی کئی
گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے
کیلئے وقف ہیں. مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم
کیا جاتا ہے یہ سال تحفظ ختم نبوت کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے اس مناسبت سے امسال عربی اردو اور انگریزی میں لٹریچر،
اشتہارات اور ہینڈ بلوں کی کی اشاعت پر دس لاکھ روپیہ اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ،
جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تشکیل ہیں. لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا
ہے جہاں چار سال سے عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اور ہمہ وقتی عملہ و مبلغ قادیانیت کے
تعاقب میں مصروف ہیں علاوہ ازیں دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنیکی کوششیں شروع ہیں.
اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بھی
بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمات اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے.
آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکواۃ) صدقہ فطر اور دیگر صدقات
وعطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے. واجرکم علی اللہ. والسلام وعلیکم ورحمتہ اللہ

منجانب

(فقیر) خان محمّد

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی - فون: ۷۷۱۱۹۷۱